عزیز الاقتباس

فی فضائل

اخیار الناس

مصنفہ تاج المفسرین رئیس المحدثین حضرت مولٰنا مخدومنا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اسمین آپنے وہ تمام حدیثین جمع کی ہین جو خلفائے اربعہ اور اہل بیعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضائل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہین۔ اور آپکے شاگرد خاص مولٰنا [illegible] مرزا حسن علی صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے [illegible] کا فارسی ترجمہ اور فوائد زیادہ کرکے اسکو نادر اور بکار آمد رسالہ بنا دیا ہے جو عموماً تمام مسلمانون اور خصوصاً طالب علمون اور واعظون کے لیئے بہت ہی مفید ہے چونکہ احقر ظہیر الدین [illegible] ولی اللّٰہی نواسہ حضرت مولٰنا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اہل زمانہ کو زبان فارسی سے ناآشنا پاکر اسکا ترجمہ سلیس اردو زبان مین کرادیا اور فی صفحہ دو کالم کرکے آپنے

مطبع احمدی واقع دہلی مین چھپوایا

قیمت سادہ فی جلد ۱؎

(تعداد طبع ۱۰۰۰)

فہرست کتب دوکان اسلامیہ متعلق مطبع احمدی واقع دریبہ کلان دہلی

حضرات آپ اپنا عقیدہ درست کرنا اور سچے مسلمان بننا چاہتے ہیں تو تصنیفات خاندان ولی اللہی جو ذیل میں درج ہیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور علاوہ مفصلہ ذیل کتابوں کے ہر قسم کی اس دوکان سے فوراً روانہ کیجاتی ہیں مگر ہر قسم کی فرمایش کی تعمیل ہوگی اور اپنا نام وپتہ مع ضلع وڈاکخانہ کے صاف لکھنا چاہیئے اور اگر دوکان اسلامیہ کی فہرست کلان کا ملاحظہ کرنا منظور ہو تو آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتی ہے۔ المشتہر سید احمد ولی اللہی دہلوی

قیمت	نام کتاب مع مختصر کیفیت
	از مولانا شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۳ر	**ارشاد رحیمیہ** طریقہ حضرات نقشبندیہ مع رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ محمد باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ با ترجمہ اردو اس کتاب میں موافق طریقہ حضرات نقشبندیہ کے ذکر و اشغال و توجہ و مراقبہ وغیرہ کا بیان کیا ہے اور کلمات قدسیہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے اور وہ نصیحتیں جو انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو کی ہیں اور اونکی اصلاح کے الفاظ کی شرح جس سے انکا طریقہ معلوم ہوتا ہے مع دیگر فوائد کے جو اس طریقہ کے سالکوں کے لئے بہت ضروری ہیں بیان کیے ہیں اور خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ میں جو کی شرح کی ہے غرضکہ خدا کی طالبوں خصوصاً حضرات نقشبندیہ کے واسطے یہ کتاب کافی و وافی ہے
۳ر	**انفاس رحیمیہ** فارسی۔ اس مجموعہ کتاب میں اعلیٰ درجے کے مضمون اور نکات بیان کیے ہیں جو دیکھنے کے قابل ہیں حضرات صوفیہ کی جان ہے اور واعظ اوس سے خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور سامعین کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں
	از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ
عہ	**انفاس العارفین** فارسی اس کتاب میں شاہ صاحب نے اپنے تمام خاندان کے بزرگوں کے حالات مفصل قلمبند کیے ہیں جو قابل دید ہیں۔
۸ر	**انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم** یہ کتاب علم سلوک میں لاجواب ہے۔ چودہ خانوادوں کا علیحدہ علیحدہ طریقہ اذکار و اشغال و توجہ و مراقبہ معمولا و دیگر فوائد بیان کیے ہیں چاروں طریقوں اور اونکی شاخوں کے لوگوں کے واسطے نہایت مفید اور کارآمد ہے
	الطاف القدس مع ترجمہ اردو یہ کتاب اصول تصوف میں بے نظیر ہے اس کے مطالعہ کرنیوالوں کو اس فن

قیمت	نام کتاب مع مختصر کیفیت
۶ر	کی تحصیل یا یکگونہ قدرت حاصل ہوتی ہے اور تصوف کی کل اصطلاحات اور لطائف ستہ کے پوری کیفیت سے واقفیت ہو جاتی ہے
۱ر	**الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین** مترجم اس میں ایسے بڑے عجیب واقعات مبشرات کے بیان کیے ہیں جنکے دیکھنے سے روح اور ایمان کو تازگی حاصل ہوتی ہے
	السر المکتوم فی اسباب تدوین العلوم مع رسالہ فن نقشبندی با ترجمہ اردو۔ اس میں جمیع علوم کی ضرورتیں لاحق ہونیکے اسباب پھر اونکی تدوین ہونیکا باعث اور جو کتاب پہلی جس علم میں لکھی گئی مع نام مصنف بطور تاریخ کے بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے اور آخر میں رسالہ فن نقشبندی ہے جسکے دیکھنے سے طریقہ تعلیم و تعلم و طرز مطالعہ و انداز تصانیف بخوبی آجاتا ہے غرضکہ یہ رسالہ علما اور طلبا سب کے لیے مفید ہے
۳ر	**تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیا** مع ترجمہ اردو اس کتاب میں شاہ صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ مبارک تک کے ان تمام انبیا علیہم السلام کا جنکا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے اور جو اونپر حادثہ وقوع میں آئے ہیں بیان کیے ہیں اور معترضین کو اون کے اعتراضات کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیکر ساکت کیا ہے اور ہر انبیا علیہم السلام کے قصہ کی ضمن میں تاویل اور ارشادات عجیب و غریب بیان کیے ہیں وسیع النظر ہیں اس کتاب کو دیکھکر شاہ صاحب کی تبحر کا پورا پورا اندازہ کر سکتی ہیں۔ احقر نے اسکو دوبارہ اصلی نسخہ سے مقابلہ کرکے بامحاورہ ترجمے کے ساتھ نہایت صحت سے طبع کیا ہے ہر مسلمان کے دیکھنے کے قابل ہے
۶ر	**کلمات طیبات** فارسی۔ اس مجموعہ میں حضرت غوث الثقلین اور حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی عجیب و غریب اور نہایت مفید اور کارآمد مکتوبات درج ہیں۔
۱۲	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاہلہ والصلوٰۃ علے اہلہا ۔ **امابعد** کہتا ہے فقیر سراپا تقصیر **نظام الدین کرانوی** کہ یہ
ہیچمدان کب اس قابل کہ حضرت شاہ صاحب جیسے کامل کی تصنیف پر اپنی ناقص تحریر میں لاسکے ۔ اور دریا
کو کوزہ میں بند کر دکھائے ۔ مگر خدا کی شان کے قربان جائیے تو سراب ۔ آب ہو جائے * گردہ ہوا آفتاب
ہو جائے ۔ یکایک جامع اخلاق و کرم مولوی شاہ ظہیر الدین سید احمد صاحب ولی اللّٰہی سجادہ نشین
درگاہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب و دیگر بزرگان خاندان عزیزیہ
نبیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے جو ہمیشہ خاندان عزیزیہ کی مصنفہ
کتابوں کی اشاعت اور ان حضرات کا فیض عام کرنے میں سرگرم اور مصروف رہتے ہیں ۔ مجھ سے
ارشاد فرمایا کہ **عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس** حضرت مولانا
شاہ عبد العزیز صاحب کی چھوٹی سی کتاب ہے کتاب کیا گوہر نایاب ہے ۔ اس میں شاہ صاحب نے وہ حدیثیں
جمع کی ہیں جو خلفائے اربعہ کے فضائل میں مروی ہیں ۔ اور آپکے تلمیذ خاص حضرت مولانا مرزا حسن علی صاحب
محدث لکھنوی نے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے ۔ نور علے نور بنا دیا ہے ۔ مگر چونکہ اس زمانے میں لوگوں کو
فارسی زبان کا بہت کم خیال ہے ۔ عام لوگوں کو نفع اٹھانا محال ہے ۔ اگر روزمرہ کی صاف زبان اردو میں
ترجمہ ہو جائے تو ہر شخص کو نفع پہنچ جائے ۔ لہذا مولوی صاحب موصوف کا فرمانا قبول کیا اور شاہ
صاحب کی کتاب کی خدمت اپنے لئے باعث خیر و برکت سمجھکر ترجمہ شروع کیا ۔ اور تشریح مطالب کے متعلق
حسب ضرورت موقع موقع پر اور مضامین اضافہ کیے جو خط کھینچکر نیچے لکھدیے جس سے یہ رسالہ عام پڑھنے والوں
اور نیز طالب علموں اور واعظوں کے لیے زیادہ کارآمد ہو گیا ۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے
خیر عنایت فرمائے ۔ اور ان کے تصدق میں مترجم مسکین کی مغفرت فرمائے ۔ آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین - قال الشیخ الامام العلامۃ افضل المتاخرین مسند الوقت الشیخ عبد العزیز العمری محدث الدہلوی رضی اللہ عنہ -

فضائل خلفائے اربعہ رض

اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُہُوْلِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ والترمذی - ابوبکر و عمر سردار میانہ سالان اہل جنت اند از پیشینیان و پسینان مگر پیغمبران و رسولان ؛ بروایت مسند احمد کہول الجنۃ و شبابہا وارد شدہ یعنے سردار میانہ سالان و جوانان اہل بہشت اند ؛

فائدہ - این حدیث دلالت میکند بر افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بر جمیع امت بعد پیغمبر خدا صلعم و ہمین مطابق کتاب آن و احادیث کثیرہ و اقوال صحابہ و تابعین است و ہمان اجماع اہل سنت و جماعت است و کسیکہ خلاف آن گفتہ است از درجہ اعتبار ساقط زیرا کہ مخالف نصوص قطعیہ و اجماع است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں خدا کے لئے ہے - اور درود و سلام رسول محمد صلعم پر اور انکی آل و اصحاب سب پر - فرمایا شیخ امام علامہ افضل المتاخرین مسند وقت شیخ عبد العزیز عمری محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے -

خلفاء اربعہ کے فضائل

اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُہُوْلِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ الترمذی - ابوبکر و عمر نبیوں اور رسولوں کے سوا اہل جنت کے اگلے پچھلے تمام میانہ سال لوگوں کے سردار ہیں اور مسند امام احمد کی روایت میں کہول الجنۃ و شبابہا وارد ہوا ہے - یعنی جنت کے میانہ سال اور جوانوں کے سردار ہیں

فائدہ - یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام امت سے افضل ہیں اور یہی قرآن، و احادیث کثیرہ و اقوال صحابہ و تابعین کے مطابق ہے اور اسی پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے جس نے اس کے خلاف کیا درجۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ نصوص قطعیہ اور اجماع کے مخالف ہے ۱؎

۱؎ یہ حدیث جو ترمذی نے اخراج کی ہے انس رض سے مروی ہے - نیز ترمذی نے طریقہ علی بن حسین رض سے اخراج کیا ہے - وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں - قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع ابوبکر و عمر فقال رسول اللہ صلعم ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرہما - حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ ابوبکر و عمر نظر آئے آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے ماسوا تمام میانہ سالان جنت کے سردار ہیں - اے علی دیکھنا ان کو اطلاع نہ کرنا (کہ رسول اللہ صلعم نے تمہاری نسبت ایسا فرمایا ہے تاکہ عجب میں نہ گرفتار ہو جائیں) نیز حارث اعور شاگرد حضرت علی رض سے بھی اسی طرح مروی ہے - ترمذی ابن ماجہ دونوں میں موجود ہے - غرض یہ حدیث حضرت علی رض سے بطرق مختلفہ متعددہ ثابت ہوئی ہے - حضرت علی رض اپنے منہ سے شیخین کی فضیلت بیان فرماتے ہیں - ایک جگہ ان ہی سے منقول ہے کہ من فضلنی علی ابی بکر و عمر جلدتہ حد المفتری یعنی جو مجھکو ابوبکر و عمر پر فضیلت دیگا میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا - سبحان اللہ صحابہ آپس میں کس قدر محبت رکھتے تھے ، کس درجہ حفظ مراتب کا خیال تھا - محمد نظام الدین کرانوی -

عثمان بن عفان ولیّی فی الدنیا والآخرۃ رواہ ابو یعلی
عثمان ابن عفان دوست من است در دنیا و آخرت
یا علی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی
اے علی تو برادر من هستی در دنیا و آخرت ابوبکر
منی کالسامعۃ و ابوبکر اخی فی الدنیا والآخرۃ
رواہ الفردوس الدیلمی۔ ابوبکر از من است و من از
ابوبکرم و ابوبکر برادر من است در دنیا و آخرت
و این کنایت است از قرب منزلت و کمال اتحاد و بے
تکلفی در معاملات و انبساط در مقدمات۔
ان اللہ تعالے جعل الحق علے لسان عمر وقلبہ رواہ
الترمذی واحمد۔ هر آئینه خدا تعالے گردانید حق را بر زبان
عمر و دل او و بطبق آن بست و شش احکام
شرعیه بجمله آن چند آیات خدا و حجاب گرفتن

عثمان بن عفان ولیّی فی الدنیا والآخرۃ رواہ ابو یعلی
عثمان بن عفان میرے دوست ہیں دنیا و آخرت میں اسکو
ابو یعلی نے روایت کیا۔[۵۱] یا علی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ
رواہ الترمذی۔ اے علی تو دنیا اور آخرت میں میرا
بھائی ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔ ابوبکر منی
کالسامعۃ وابوبکر اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الفردوس
الدیلمی۔ ابوبکر مجھسے[۵۲] اور میں اس سے اور ابوبکر دنیا اور آخرت میں میرے
بھائی ہیں۔ اس کو فردوس دیلمی نے روایت کیا۔ اور یہ کنایہ ہے
ابوبکر کے قرب منزلت اور کمال اتحاد اور بے تکلفی معاملات و انبساط
مقدمات سے۔ ان اللہ تعالی جعل الحق علے لسان عمر وقلبہ رواہ
الترمذی واحمد۔ بے شک اللہ تعالی نے کر دیا حق کو عمر کی
زبان اور دل پر۔[۵۳] اس کو ترمذی اور احمد نے روایت کیا۔ اور
انکے مطابق ۲۶ احکام شرعیہ ہیں جنمیں آپکی رائے وحی کے موافق ہوئی

---

۵۱ ایکبار رسول اللہ صلعم چند اولوالعزم مہاجرین میں تشریف رکھتے تھے۔ آپنے فرمایا کہ ہر شخص اپنے کفو کی طرف اٹھ جاوے اور آپ حضرت عثمان کی طرف چلے اور ان سے معانقہ کیا۔ اور حضرت عثمان سے فرمایا کہ تو ! ہر نبی کا جنت میں اسکی امت میں سے ایک رفیق ہوگا۔ اور میرا رفیق اور ساتھی جنت میں عثمان ہے انتہی ملا حضرت عثمان اشراف قریش میں سے تھے۔ ان کی نانی بیضاء بنت عبد المطلب تھیں۔ جو آپ کی پھوپھی ہوتی ہیں ۱۲

۵۲ اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب میں فرمایا کہ "انت منی وانا منک" یعنے تو مجھسے اور میں تجھسے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ یہ احادیث فضائل پر دلالت کرتی ہیں اور فضائل امور اضافیہ ہیں۔ اور امور اضافیہ میں تعارض نہیں ہوتا۔ حضرت ابوبکر کی نسبت اور اعتبار سے فرمایا کہ حضرت علی کی نسبت اور اعتبار سے۔ مغرض اسی طرح چاروں خلیفہ مکرم و معظم ہیں۔ کسیکو کسی اعتبار سے کوئی فضیلت حاصل ہے۔ کسیکو کسی اعتبار سے۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ۱۲ محمد نظام الدین کرانوی

۵۳ ۔ بعض روایات میں "جعل" کی جگہ "وضع" آیا ہے۔ یعنے وضع الحق الخ۔ اور ترمذی میں یہ روایت ابن عمر سے مروی ہے اور ابو داؤد۔ اور حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو عمر استیعاب (کتاب کا نام ہے) میں۔ اور بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ "اکنا نتحدث ان السکینۃ تنطق علے لسان عمر" حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کو کچھ بعید نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بول رہا ہے۔ یعنے ہمارے خیالوں میں یہ بات گذرتی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان الغیب کی ترجمان ہے ۱۲۔

محمد نظام الدین
کرانوی

مقام ابراہیم مصلے وغیرذلک مطابق قول حضرت عمر نزول یافتہ واین امر در کتب احادیث واضح العیان است	منجملہ اُن کے چند آیات ہیں جیسے آیۂ فدا و حجاب اور مقام ابراہیم کو مصلے بنانا وغیرہ یہ سب باتیں حضرت عمرؓ کے قول کے موافق نازل ہوئیں۔ کتب احادیث میں اسکی توضیح ہے
عثمان احیی امتی واکرمہا ۔ ابو نعیم ۔ عثمان حیامندترین امت من است وجوانمرد سخی ترین امت ۔	عثمان احیی امتی واکرمہا اسکو ابو نعیم نے روایت کیا عثمانؓ میری امت میں سب سے زیادہ حیادار اور سب سے زیادہ سخی ہیں ۔

۵۱ قصہ یہ ہوا کہ جب جنگ بدر سے مشرکین پکڑے آئے تو اس میں مشورہ ہوا کہ ان کو قتل کیا جائے یا فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے ۔ اوّل ابوبکر صدیقؓ سے رائے لیگئی اُن کی رائے فدیہ لینے کی ہوئی اور قتل مناسب نہ سمجھا گیا ۔ اور حضرت عمرؓ و حضرت سعدؓ کی رائے قتل کی طرف مائل ہوئی کیونکہ ان میں بہادر لوگ گرفتار ہو کر آئے تھے فدیہ لیکر اُن کا چھوڑ دینا قرین مصلحت نہ معلوم ہوا ۔ آپس میں اسی طرح رائیں مختلف ہوئیں اور جبرئیل علیہ السلام اختیار دے گئے کہ جو چاہو کرو حضرت رسالتمآب نے ابوبکرؓ کی رائے سے اتفاق کیا اور فدیہ لیکر چھوڑ دیا ۔ تب جناب باری سے عتاب نازل ہوا کہ "لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب الیم" یعنی اگر لوح محفوظ میں نہ لکھا جاچکتا کہ ہم بغیر اظہار عتاب نہ بھیجیں گے تو اس فدیہ لینے پر تم کو عذاب الیم لاحق ہوتا ۔

اب شبہ یہ ہوتا ہے کہ جب منجانب اللہ اختیار ہو گیا کہ جو چاہو کرو تو عتاب کیوں نازل ہوا ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خیار کبھی اباحۃً ہوتا ہے اور ابتلا اور آزمائش کے وقت خیار کی صورت پیدا ہوجاتی ہے ۔ یہ خیار اسی قسم کا تھا ۔ یعنی ابتلا کے طور پر تھا ۔ مگر چونکہ مسلمانوں کو تنگی پیش آرہی تھی اس لئے آپ نے فدیہ اختیار فرمایا ۔ اور ابتلا کا خطرہ قلب مبارک میں نہ گزرا ۔ حالانکہ عمرؓ کی رائے عنداللہ محبوب تھی کہ دین میں سخت ہونا چاہیئے ۔ انکا قتل ہی بہتر ہے ۔ واللہ اعلم ۔ محمد نظام الدین کرانوی ۔

۵۲ بخاری و مسلم میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے "قال وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم و فی الحجاب و فی اساری بدر" یعنے میری رائے تین باتوں میں میرے رب کے موافق رہی ۔ مقام ابراہیم کے مصلے بنانے میں اور حجاب کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کی نسبت ۔ بدر کے قیدیوں کا حال گزرچکا ۔ مقام ابراہیم کے مصلے بنانے کی صورت یہ ہے ۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ "لو اتخذت من مقام ابراہیم مصلے" اس کی جزا محذوف ہے ۔ یعنی اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلے بنالیں تو بہتر ہے ۔ یعنے مقام ابراہیم میں دو رکعت طواف کی پڑھا کریں ۔ چنانچہ یہ آیۃ نازل ہوگئی "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے" یعنی بنالو مقام ابراہیم کو مصلے ۔ اور حجاب کی صورت یہ ہوئی کہ ۔ حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات کو پردہ کیلئے فرمایا تو حضرت زینبؓ نے جواب دیا "وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا" یعنی اے ابن خطاب تم ہم کو پردہ کا حکم کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں اُترتی ہے ۔ یعنی اگر پردہ بہتر ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر پر ضرور حکم پردہ کا بھیجتا ۔ غرض یہ کہ تم کو یہ منصب حاصل نہیں کہ ہم کو پردہ کا حکم کرو ۔ جب یہ قصہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب" یعنی اگر تم کو کوئی شئی مانگنی ہوا کرے تو پردہ کے پیچھے کھڑے ہو کر مانگا کرو سامنے نہ آیا کرو ۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں تین باتوں میں موافقت آئی ہے اور اوپر کتاب میں ۲۷ احکام کی تصریح گزرچکی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں کوئی کلمہ حصر پر دلالت نہیں کرتا اور عدد واقل اکثر کی نفی نہیں کیا کرتا ۔ چنانچہ کتابوں میں مصرح ہے ۔

محمد نظام الدین کرانوی ۔

یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
الا انہ لا نبی بعدی - رواہ مسلم والترمذی
اے علی تو از من بمنزلت ہارون از موسیٰ داری یعنے در
حصول وجہ اخوت و قرب منزلت و کمال اتحاد و
رفع تکلفات و ظہور اختلاط مگر آنکہ نیست پیغمبرے بعد
از من۔ این حدیث در بیان علو منزلت حضرت امیر ظاہر است

یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
الا انہ لا نبی بعدی - رواہ مسلم والترمذی
اے علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا
مسلم و ترمذی نے روایت کیا۔ مطلب یہ ہے کہ وجہ اخوت اور قرب منزلت و کمال اتحاد و
بے تکلفی اور اختلاط جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ حاصل تھا وہ مجھ کو تیرے ساتھ حاصل ہے
ہاں اتنی بات البتہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حضرت امیر کے علو منزلت میں ظاہر ہے

له اور بخاری کی روایت میں یہ لفظ آتے ہیں کہ "اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ" کیا تو راضی نہیں کہ ہو جائے مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے یعنی جیسے کہ ہارون کو اپنی جگہ چھوڑ کر طور پر گئے تھے اسی طرح میں تجھکو مدینہ میں اہل و عیال پر چھوڑ جاؤں۔ اس کا قصہ یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلعم نے غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا تو خیال ہوا کہ مدینہ میں اہل و عیال کی نگرانی کون کرے اور سفر دور دراز کا ہے چونکہ حضرت علی بہ نسبت اور صحابہ کے قرابت قریبہ رکھتے تھے آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم مکان ہی پر رہو اس پر حضرت علی نے افسردہ خاطر ہو کر عرض کیا کہ کیا مجھکو عورتوں اور بچوں پر چھوڑے جاتے ہو مطلب یہ تھا کہ کیا میں جہاد میں نہ چلوں میں تیار ہوں آپ نے انکی تسلی اور تشفی کے طور پر فرمایا کہ افسردہ کیوں ہوتے ہو دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تو حضرت ہارون کو اپنی جگہ چھوڑ گئے میں تم کو تمام گھر بار پر چھوڑے جاتا ہوں اس پر حضرت علی خاموش ہو گئے اور وہیں ٹھہر گئے حضرات شیعہ اس سے حضرت علی کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں حالانکہ محض بیجا اور بیہودہ استدلال ہے۔ اس کو خلافت سے کیا تعلق قاعدہ کی بات ہے کہ عیال و اطفال کی حفاظت پر اسی شخص کو چھوڑا جاتا ہے جو قرابت قریبہ رکھتا ہو۔ حضرت علی چونکہ چچا زاد بھائی تھے اسلئے ان ہی کو پسند فرمایا کہ خانگی ضروریات کے پوری طرح متکفل ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں مستورات کا معاملہ تمام مجاہدین آپ کے ساتھ جانے کو تیار۔ اگر پیچھے کوئی غنیم آجاتے تو ظاہر ہو کہ کوئی ایسا شخص محافظ ہونا چاہیے جو حرم محترم سے نسبی قرابت رکھتا ہو کہ اپنے ننگ و ناموس کے خیال سے انپر آنچ نہ آنے دے یہ سب باتیں قرابت اور رشتہ داری سے تعلق رکھتی ہیں اس کو خلافت سے کیا۔ خلافت عامہ تو ساز حفظ ما سے کیا علاقہ نیز صرف گھر کی حفاظت سے جمیع منازل میں خلافت پر استدلال کیونکر ہو سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ استدلال بھی بعد کے لوگوں کی بلند پروازی خیال کا نتیجہ ہے ورنہ خود حضرت علی یا ان کے چچا زاد نے کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ میری نسبت رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا تھا۔ لہذا خلافت کا حکم بھی ہے وہ تو اہل زبان تھے جو کچھ لسان وحی ترجمان سے نکلتا تھا اسکو خوب سمجھتے تھے۔ اگر اس میں کوئی لفظ خلافت کی طرف مشیر ہوتا تو ضرور ظاہر فرماتے۔ کیونکہ بر تقدیر عدم اظہار کتمان حق لازم آتا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کتمان حق کیوں فرماتے۔ مگر وہ جانتے تھے کہ وہ اتنی گھر پر گھر کا آدمی رہنا چاہیے۔ اور یہی آپکا منشا تھا۔ اسلیے ایسے دعوے حضرت علی کی زبان پر نہ آئے۔ اور "الا انہ لا نبی بعدی" بخاری کی روایت میں تو موجود نہیں مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ بھی آپ نے بنا بر تشفی اور رعایت کرم فرمایا کہ یہ آزردہ خاطر نہ ہوں۔ کیونکہ بڑا درجہ تھے غازی تھے۔ دلاور تھے جنگ سے رہ جانے کا سخت ملال تھا۔ آپ نے بھی حد سے زیادہ تشفی کے الفاظ فرما دیے کہ بیان کیا کہ ہوں میرے بعد نبوت نہیں ورنہ میں تو وہ بھی تم کو دیدوں جیسے کہہ دیتے ہیں کہ جی تم کو جان تک دیدوں سلطنت بخشدوں مطلب یہ ہے کہ میں تم سے غایت درجہ خوش اور تمہارے لیے جان و مال سے موجود ہوں۔ جب میری خوشی اسی میں ہے کہ تم یہاں رہ جاؤ تو کیا تم میری خوشی پسند نہیں کرتے۔ اگر یہ بات نہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ یہی مضمون حضرت عمر کے بارے میں بھی

آیا ہے بلکہ اس سے صاف الفاظ ہیں کہ "لو کان بعدی نبی لکان عمر" اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ کتنے صریح الفاظ ہیں۔ جناب عمر تھا کہ حضرت عمر سب سے آگے بڑھکر خلافت کا دعویٰ کرتے مگر نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ یہ عنایت الطاف کی باتیں ہیں یا یوں کہیے کہ حضرت علی یا حضرت عمر یا اور جن کے لیے ایسے الفاظ فرمائے اُن کی لیاقت اور استعداد کا اظہار ہوتا تھا کہ یہ لوگ اس قابلیت اور لیاقت کے آدمی ہیں چنانچہ آپ کے بعد ہر ایک بجائے بعد دیگرے خلیفہ ہوا۔ اور یہ شرف لیاقت و استعداد آپ اپنی امت کے ہر عالم کے حق میں فرماتے ہیں چہ جائیکہ صحابہ اُن کو تو ہر طرح کی فضیلت ہے۔ اور فرض کرو اُس حدیث سے خلافت ہی ثابت ہوتی تو ہم کہتے ہیں "بعدی" کا لفظ اسمیں بھی ہے اور اس میں بھی جو حضرت عمر کے بارے میں ہے اب ایک سے کم بعد اور دوسرے سے زیادہ بعد مراد لیا جائے اسکے لیے قرینہ اور دلیل کی ضرورت ہے دیگر مطلب تو اور اس حدیث سے یہ مراد تھا کہ ہر منزلت کہ ہارون موسیٰ کے ساتھ رکھتے تھے وہ سب حضرت علی کو آپ کے ساتھ حاصل ہے ہم پوچھتے ہیں کہ استیعاب پر کونسا لفظ دلالت کرتا ہے بلکہ ظاہر یہی منزلت ہے کہ جیسے موسیٰ ہارون کو بنی اسرائیل پر چھوڑ گئے تھے آنحضرت علی کو مکان پر چھوڑ گئے علاوہ ازیں تشبیہ کے لیے ادنیٰ مناسبت کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر شے اور ہر بات میں مناسبت ہوا کرے۔ تو اتنی مناسبتیں کیا کم ہیں کہ علی آپ کے بھائی تھے۔ آپ کے بے تکلف تھے آپ اُن کو اپنے بعد مکان پر چھوڑ گئے جیسے ہارون کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تعلقات تھے۔ اور اگر اب بھی خلافت ہی کا راگ گایا جائے تو ہم یہ وجوہ بہ سبیل احتمال پیش کرتے ہیں۔ تو اب جو شخص خلافت کا مدعی ہو یا ان احتمالات کو اٹھائے یا اپنے دعوے کے موافق تصحیح دکھائے اور اگر کہا جائے "الا انہ لا نبی بعدی" سے نکلتا ہے کہ سوائے منزلت نبوت کے اور تمام مراتب میں علی ہارون جیسے تھے لہذا خلافت ثابت ہوئی تو ہم کہتے ہیں کہ جمیع منازل میں منزلت نبوت بھی داخل ہے جب منزلت نبوت کا استثناء ہوا تو عام مخصوص البعض ہو گیا تو عام مخصوص البعض گو واجب العمل ہوتا ہے مگر ظنی ہوتا ہے۔ چنانچہ کتب اصول میں اسکی تصریح موجود ہے اور خلافت کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت ہے محض ظنیات سے خلافت ثابت نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں نفس خلافت میں کس کو انکار ہے۔ البتہ ترتیب خلافت میں کلام ہے۔ اور متنازع فیہ امر یہ ہے کہ حضرت کی وفات شریف کے بعد خلافت کا حق کس کو حاصل ہے۔ اس میں ہم بصدائے بلند کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق کا ہے اور وہ خلیفہ اول تھے اور ہوئے چنانچہ کتب احادیث اس امر کی پوری شاہد ہیں۔ اور ایسے کتابوں میں صحیح ہے کہ اور بعض بعض باتوں میں محض اجتہادی امور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تعارض کیا اور نوبت بہ جنگ و جدل پہنچی اور جو باتیں اپنے نزدیک ٹھیک معلوم ہوئی اُسکے پیرو ہوئے گو سب معاملہ للہ فی اللہ ہی تھا مگر جو بات اپنے عندیہ میں محقق معلوم ہوئی اُسکے خلاف پر نوبت بقتال پہنچی۔ خلافت اتنا بڑا عظیم الشان امر اس پر حضرت علی نے کبھی حضرت ابوبکر یا عمر یا عثمان سے مقابلہ نہ کیا اگر خلافت واقعی اُن کا حق تھا تو اپنے حق پر تعرض کرنا ضرور تھا کیونکہ اُن کو اہل تشیع کی طرح تقیہ تو نہ آتا تھا۔ پھر کیا وجہ تھی کہ کبھی اس طرف اشارہ نہ ہوا۔ جانے دیجیے اگر تھوڑی دیر کو یہ بھی مان لیا جائے کہ خلافت حضرت علی ہی کا حق تھا اور حضرت ابوبکر خلیفہ برحق نہ تھے تو ظاہر بات ہے کہ اُن کا جہاد بھی درست نہ ہوگا۔ کیونکہ خلیفہ نہ ٹھیرے۔ اور جب جہاد درست نہ ہوا تو جو اشیاء بر مال غنیمت میں آئیں وہ کسی کو لینی جائز نہ ہوئیں۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ کس سے پیدا ہوئے۔ حضرت علی کے صلب اور حنفیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں حنفیہ جہاد میں پکڑی آئی تھیں اور حضرت علی کو دی گئیں۔ اگر ابوبکر کا جہاد اور انکی خلافت برحق اور مسلم نہیں تو حنفیہ سے حضرت علی کو صحبت کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اب تو حضرات شیعہ بہت خوش ہوئے ہونگے کہ اوقات معہودہ و تواریخ معینہ اور غیر مشرح الموس کے جواز کی طرح حضرت علی پر بھی اتہام صاف کر دیا۔ شاباش سے این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ۱۲

محمد امام الدین - کرانوے -

اَبُوْبَکْرٍ صَاحِبِیْ وَمُوْنِسِیْ فِی الْغَارِ سُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ۔ ابوبکر یار منست و این لقب را خدائے تعالیٰ در کلام مجید بوے ارزانی فرمودہ است و مونس منست در غار ببندکنید ہمہ دریچہا یعنی آنکہ در مسجد بود مگر دریچہ ابوبکر و این اشارتیست بسوئے خلافت او۔

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ہر آئینہ می بینم من ہمہ شیاطین انسان و جن کہ بگریختند از عمر و این بآن بود کہ عمر رضی اللہ عنہ بصورت جلالیہ رسول کریم بود چنانکہ صدیق اکبر و عثمان بصورت جمالیہ آن حضرت و حضرت علی رضی اللہ عنہ نیز ہمرنگ عمر بودند۔

اِنَّ اَشَدَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا حَیَاءً عُثْمَانُ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ۔ بدرستیکہ زیادہ تر این امت بعد پیغمبر خود در وفور و کثرت حیا عثمان است۔

اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ منم دار الحکمت و علی دروازہ آنست۔

اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ تو آزاد کردۂ خدائے تعالیٰ ہستی از آتش دوزخ گفت این کلام را برائے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَیْثُ کَانَ رَوَاہُ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ۔

اَبُوْبَکْرٍ صَاحِبِیْ وَمُوْنِسِیْ فِی الْغَارِ سُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ۔ ابوبکر میرا یار ہے (یہ لقب ان کو اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں عطا فرمایا) اور میرا مونس ہے غار میں سب کھڑکیاں (جو مسجد میں ہیں) بند کر دو مگر ابوبکر کی دریچہ وہ۔ اس کو عبداللہ بن احمد نے روایت کیا۔ اس میں آپ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ میں شیاطین انس و جن کو دیکھتا ہوں کہ عمر سے دم چکا ہو گئے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عمر رسول کریم صلعم کی صورت جلالیہ تھی جیسے کہ ابوبکر و عثمان آپ کی صورت جمالیہ اور حضرت علی بھی حضرت عمر ہی کے ہمرنگ تھے۔

اِنَّ اَشَدَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا حَیَاءً عُثْمَانُ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ۔ نبی کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ عثمان حیادار ہیں۔ اس کو ابونعیم نے روایت کیا۔

اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا

اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ آپ نے حضرت ابوبکر کی نسبت فرمایا کہ تو خدا کا آزاد کیا ہوا ہے دوزخ کی آگ سے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَیْثُ کَانَ رَوَاہُ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ

سلہ قال اللہ تعالیٰ - اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا - اس میں ابوبکر کو صاحب فرمایا ۱۲

سلہ ایک روایت میں انا مدینۃ العلم وعلی بابہا آیا ہے - یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے ۱۲

سلہ مصعب زبیری کہتے ہیں کہ ابوبکر کو عتیق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نسب میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ عیب لگا سکے اور لیث بن سعد اور ایک جماعت کا قول ہے کہ ان کے جمال اور حسن چہرہ کی سبب ان کو عتیق کہتے ہیں ۱۲ محمد نظام الدین کیرانوی

حق بعد من با عمر بن الخطاب است هر جا که باشد

ما زوجت عثمان ام کلثوم الا بوحی من السماء

رواه الطبرانی تزویج نکرده ام ام کلثوم را بعثمان
مگر بسبب وحی از آسمان۔

ان الله امرنی ان ازوج فاطمة من علی

رواه الطبرانی۔ هر آئینه خدای تعالی امر کرد مرا که
تزویج کرده دهم فاطمه را بعلی رضی الله عنه۔

امن الناس علی فی ماله وصحبته ابوبکر ولو کنت
متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن
اخوة الاسلام رواه مسلم

احسان کننده ترین مردمان بر من در مال خود و صحبت
خود ابوبکر است و اگر بودمے که میگرفتمے دوست جانی
که حکم یک روح دو قالب دارد و مرجع کار در هر امر
باشد و در روایتے صحیحین بزیادت غیر ربی است یعنے
سوائے پروردگار من هر آئینه میگرفتمے ابا بکر خلیل
ولکن برادری اسلام یعنے افضل است و چون این مرتبه
بخدا تعالیٰ مخصوص است لهذا بنسبت حضرت صدیق
متوقف گردید و در بعضے روایات حدیث آمده که ابوبکر
صدیق رضی الله عنه را قبل از وفات شریف آن حضرت
صلی الله علیه وسلم مرتبه خلت بآنجناب رسالت حاصل گردیده

حق ہے بعد میرے عمر بن الخطاب کے ساتھ جہاں ہو۔

ما زوجت عثمان ام کلثوم الا بوحی من السماء

رواہ الطبرانی۔ میں نے عثمان کا نکاح ام کلثوم سے نہیں کیا
مگر بسبب وحی آسمانی کے (یعنی ام کلثوم کا نکاح حضرت
عثمان سے وحی کے حکم سے ہوا) اسکو طبرانی نے روایت کیا

ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی

رواہ الطبرانی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو امر فرمایا کہ میں فاطمہ کا
نکاح علی سے کردوں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔

امن الناس علی فی مالہ وصحبتہ ابوبکر ولو کنت
متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکن اخوة
الاسلام رواہ مسلم۔ مجھپر سب لوگوں سے زیادہ احسان کرنیوالا
اپنے مال اور صحبت میں ابوبکر ہے اگر میں کسیکو اپنا جانی دوست
بناتا (کہ ایک روح دو قالب کا حکم رکھتا) اور ہر امر میں مرجع کار
ہوتا۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں غیر ربی اتنا لفظ اور
زیادہ ہے یعنی سوا اپنے پروردگار کے) تو ابوبکر کو بناتا
لیکن برادری اسلام یعنی افضل ہے (اسکو مسلم نے روایت کیا)
اور چونکہ یہ مرتبہ خدائے تعالے کے ساتھ مخصوص ہے
لہذا آپنے بہ نسبت حضرت صدیق کے توقف فرمایا اور
حدیث کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ابوبکر صدیق کو
آنحضرت صلعم کی وفات سے پہلے جناب رسالت کے ساتھ
مرتبہ خلت حاصل ہوگیا۔

ف اس حدیث سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ درجہ خلت درجہ محبت سے ارفع ہے اور چونکہ خلت صفت حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہے اور محبت صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ لہذا ابراہیم خلیل اللہ آنحضرت سے افضل ہوئے حالانکہ یہ خلاف واقع ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صفت خلت اور محبت دونوں کے جامع ہیں۔ چنانچہ مسلم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا "وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا" لہذا آپ افضل ہوئے۔ نیز قاضی عیاض نے شفا میں تصریح کی ہے کہ درجہ محبت درجہ خلت سے ارفع ہے۔ نیز محبت ثابت قلب میں ہوتی ہے نہ خلت لہذا محبت کا درجہ خلت سے زیادہ ہوا ۱۲ محمد نظام الدین کرانوی۔

ومراد ازان مرتبه آن مرتبه است که در مرتبه قرب
منزلت واتحاد در حق بشر انتها دارد واین سخن از
معاملهٔ آنحضرت صلی الله علیه وسلم بصدیق اکبر بغایت
وضوح دارد من شاء فلیرجع الی کتب الاحادیث والسیر
إنّ الله تعالى باهى بالملائكة يوم عرفة عامّة وباهى
بعمر بن الخطّاب خاصّة وما في السماء ملك
إلا وهو يوقّر عمر وما في الأرض شيطان
إلا وهو يفرّ من عمر - رواه ابن عساكر
هر آئینه خدا تعالی فخر میکند بفرشتگان خود روز عرفه
عموما وبعمر بن الخطاب خصوصا واین مباهات برای
حضور حاجیان در عرفه است ونیست در آسمان فرشته
مگر آنکه توقیر میکند عمر را ونیست در زمین شیطانی مگر
میگریزد از عمر رض

لكلّ نبيّ رفيق في الجنّة ورفيقي فيها عثمان
رواه الترمذي - هر پیغمبر را رفیقی است در بهشت
ورفیق من در آن یعنی بهشت عثمان رض است۔

من كنت وليّه فعليّ وليّه رواه أحمد والترمذي
کسیکه یا شم محب ومددگار او پس علی محب ومددگار
اوست۔

إنّ الله تعالى يكره فوق سمائه أن يخطّأ
أبو بكر الصدّيق في الأرض رواه الحارث
والطبراني - وابن شاهين في السنة هر آئینه خدای
تعالی مکروه میدارد بالای آسمان خود که منسوب بخطا
شود ابو بکر صدیق رض در زمین۔

لمّا أسلم عمر أتاني جبريل فقال استبشر

اور مرتبہ منزلت سے وہ مرتبہ مراد ہے جو مرتبہ قرب منزلت
اور اتحاد میں بشر کی انتہا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کا برتاؤ جو ابوبکر
کے ساتھ تھا اس سے یہ بات پورے طور پر واضح ہے کہ
جس کا جی چاہے کتب احادیث وسیر میں دیکھ لے
إنّ الله تعالى باهى بالملائكة يوم عرفة عامّة وباهى
بعمر بن الخطّاب خاصّة وما في السماء ملك إلا وهو
يوقّر عمر وما في الأرض شيطان إلا وهو
يفرّ من عمر - رواه ابن عساكر۔ الله تعالی عرفہ کے
دن عموماً اپنے ملائکہ پر فخر کرتا ہے اور عمر بن الخطاب پر خصوصاً
اور یہ مباہات عرفہ میں حاجیوں کے حاضر ہونے کی وجہ سے ہے اور آسمان
میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو عمر کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین میں کوئی
شیطان ایسا نہیں جو عمر سے نہ بھاگتا ہو یعنی ہر فرشتہ عمر کی توقیر
کرتا ہے اور ہر شیطان عمر سے بھاگتا ہے۔ اسکو ابن عساکر نے روایت کیا

لكلّ نبيّ رفيق في الجنّة ورفيقي فيها عثمان
رواه الترمذي - ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہے اور میرا رفیق
جنت میں عثمان رض ہے۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا۔

من كنت وليّه فعليّ وليّه رواه أحمد والترمذي
جس کا ولی ومددگار میں ہوں اس کا محب ومددگار علی ہے
اس کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔

إنّ الله تعالى يكره فوق سمائه أن يخطّأ أبو بكر
الصدّيق في الأرض رواه الحارث والطبراني
الله تعالی اپنے آسمان پر اس بات کو مکروہ رکھتا
ہے کہ ابوبکر رض زمین میں منسوب بخطا ہو۔ اس کو
حارث اور طبرانی اور ابن شاہین نے اپنی سنت میں روایت کیا

لمّا أسلم عمر أتاني جبريل فقال استبشر

أهل السماء بإسلام عمر - رواه الحاكم

هرگاه اسلام آورد عمر آمد پس جبریل پس گفت که هر آئینه خوش گردیدند اهل آسمان باسلام عمر

ليدخلن بشفاعة عثمان سبعون ألفا قد استوجبوا النار الجنة بغير حساب رواه ابن عساكر هر آئینه در آیند بشفاعت عثمان هفتاد هزار فرشته که بتحقیق مستوجب دوزخ بودند در بهشت بے حساب یعنے بدون محاسبه اعمال ایشان واین همه باظهار علو منقبت صاحب شفاعت است

إن الله جعل ذرية كل نبي في صلبه وإن الله جعل ذريتي في صلب علي بن أبي طالب رواه الطبراني - بدرستیکه خدائے تعالے گردانید اولاد هر پیغمبر را در پشت او و بدرستیکه ساخت اولاد مرا در پشت علی بن ابی طالب و سر این است که علی بن ابی طالب گویا صورت مثالیه آن حضرت بوده و یا عینک مطالعه او و نسبتش با آنحضرت نسبت فرع باصل و یا ظل با صاحب ظل است و در اینجا معنے وانفسنا وانفسکم راست آید۔

اقتدوا بالذين من بعدي أبي بكر و عمر فإنهما حبل الله الممدود ومن تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها رواه الطبراني - اقتدا کنید و پیروی نمائید بآن دو کس که بعد از من اند از ابوبکر و عمر پس بتحقیق این هر دو کسان رسن خدائے تعالے اند دراز شده و کسیکه تمسک کرد بایشان پس بتحقیق تمسک کرد بحلقه

أهل السماء بإسلام عمر - رواه الحاكم

عمر اسلام لائے تو میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ عمر کے اسلام سے فرشتے خوش ہوئے۔ اس کو حاکم نے روایت کیا۔

ليدخلن بشفاعة عثمان سبعون ألفا قد استوجبوا النار الجنة بغير حساب رواه ابن عساکر۔ عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار مستوجب نار بلا حساب جنت میں جائیں گے (یعنی اُن سے اعمال کا محاسبہ نہوگا) اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ اور یہ سب صاحب شفاعت کی علو منقبت کے اظہار کے لئے ہے۔

إن الله جعل ذرية كل نبي في صلبه وإن الله جعل ذريتي في صلب علي بن أبي طالب رواه الطبرانی۔ اللہ تعالی نے ہر نبی کی اولاد اُس کی پشت میں قرار دی ہے اور میری اولاد علی ابن ابی طالب کی پشت میں اسکو طبرانی نے روایت کیا۔ اور سر اسمیں یہ ہے کہ علی ابن ابی طالب گویا آنحضرت صلعم کی صورت مثالیہ تھے یا عینک مطالعہ انکی نسبت آنحضرت سے ایسی ہے جیسے فرع کی نسبت اصل سے یا ظل کی صاحب ظل سے اور یہاں سر معنے وانفسنا وانفسکم راست آتا ہے۔

اقتدوا بالذين من بعدي أبي بكر وعمر فإنهما حبل الله الممدود ومن تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها رواه الطبراني ان دونوں کی اقتدا اور پیروی کرو جو میرے بعد ہیں یعنے ابوبکر و عمر کیونکہ وہ دونوں اللہ کی دراز شدہ رسی ہیں جس نے ان کو پکڑا اُس نے حلقہ مضبوط کو پکڑا اس کو انقطاع نہیں ہے اور حبل اللہ دین الٰہی سے کنایہ ہے جیسا کہ

مضبوط کہ آنرا انقطاع و گسستگی نیست و حبل اللہ کنایہ است از دین خدا تعالیٰ باشارہ قرآن مجید واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنے چنگل زنید بر رسن خدا تعالیٰ ہمہ شما و عروۃ الوثقیٰ نیز کنایہ است از دین و باین نیز اشارہ ہست در قرآن شریف "فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ" یعنے بتحقیق چنگل زد بحلقہ مضبوط یعنے دین اسلام۔

اِنَّ عُثْمَانَ لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَى اللّٰهِ بِاَهْلِهٖ بَعْدَ لُوْطٍ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ۔ بدرستیکہ عثمان آنحضرتؐ اول کسی است کہ ہجرت کرد ہمراہ زوجہ خود یعنے رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسوے خدائے تعالیٰ بعد از لوط پیغمبر علیہ السلام۔

لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ دوست ندارد ترا مگر مومن و دشمن ندارد ترا منافق این کلام را در حق علی رضی اللہ عنہ یعنی دوستی با علیؓ علامت ایمان است و دشمنی با علی علامت نفاق۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ منم اول کسیکہ شق گردد زمین بوقت برآمدن آنکس در ہنگام قیامت پستر ابوبکرؓ پستر عمرؓ پس بیایم بسوے اہل البقیع کہ مقبرہ ایست در مدینہ قریب بروضہ مطہرہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پس یکجا باشند با من باز منتظر شوم اہل مکہ را تا جمع آیم با ایشان حرمین و وجہ تخصیص محشور گردیدن حضرت ابوبکر و

قرآن مجید میں اشارہ ہے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" یعنی سب ملکر اسکی رسی میں چنگل مارو۔ اور عروۃ الوثقیٰ بھی دین ہی سے کنایہ ہے۔ اس کی طرف بھی قرآن میں اشارہ ہے "فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ" یعنے چنگل مارا حلقہ مضبوط میں۔ یعنے دین اسلام میں۔

اِنَّ عُثْمَانَ لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَى اللّٰهِ بِاَهْلِهٖ بَعْدَ لُوْطٍ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ۔ عثمانؓ اول ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے لوط علیہ السلام کے بعد مع اپنی بیوی کے اللہ کی طرف ہجرت کی یعنے لوطؑ کے مع اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلعم کے اول ہجرت عثمانؓ نے کی۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔

لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ آپ نے علیؓ کی شان میں فرمایا کہ تجھکو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور تجھکو دشمن نہیں سمجھتا مگر منافق۔ یعنی علی کی دوستی ایمان کی نشانی اور دشمنی نفاق کی علامت ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ میں اول ان لوگوں کا ہوں جن سے قیامت کے روز زمین شق ہوگی (یعنی قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے میں اٹھونگا) پھر ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر میں اہل بقیع (مقبرہ ہے مدینہ منورہ میں روضۂ مطہرۂ آن حضرتؐ کے قریب) کیطرف آونگا وہ لوگ میرے پاس جمع ہونگے اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کرونگا یہانتک کہ مابین حرمین ان سے آملونگا۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور

عمر رضی اللہ عنہما با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم صحبت ایشانہا با آن حضرت صلعم و اشعار فضیلت ایشان و کمال قرب ایشان با جناب رسالت است و درجہ فضل این ہر دو از قبور ایشان ظاہر است و چہ خوش گفتہ است حکیم خاقانی در توصیف روضۂ مطہرۂ آنحضرت

بینی حرم محمدی را | چو لالگہ سرمدی را
پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ | جوزا بکنار شمس خفتہ
ہر سہ شدہ یک نہاد و یکجا | چون یک الف و دو لام
آہوی زمین و کعبہ نافہ | شکلش پسر ابو قحافہ

جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَھَا فِیْ حِجْرِہٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُھَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ رواہ احمد۔ آورد عثمان بسوی آن حضرت صلعم ہزار دینار کہ ہمراہ آن در آستین خویش نگاہ داشتہ ہنگامے کہ سامان جیش عسرت یعنی لشکر کہ بہ تبوک مقرر کردہ بود و خود آن شہریست شانزدہ منزل از مدینہ در حدود شام برائے قتال نصاری عرب و شام پس پراگندہ ساخت آن دینارہا در کنار آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم پیغمبر خدا را کہ زیر و بالا میکرد آن دینارہا در کنار خویش برائے نقد ساختن و میگفت ضرر نکند عثمان را چیزیکہ بعمل آرد بعد امروز وقت و این کلام دو بار فرمود و این عمدہ بشارت است بقبولیت نفقات حضرت عثمان کہ عمدہ قربات پیش آن حضرت

ساتھ مشہور ہوئی وہ یہ کہ صحبت آپکے ساتھ اُن کا ہم صحبت ہونا اور آپکی فضیلت اور درجہ و فضیلت میں آپکے ساتھ کمال تشبیہ کا ظاہر کرنا ہے اور یہ بات اُنکی قبروں سے ظاہر ہے کہ آپکے پاس اسی ایک حجرے میں ہی ہیں۔ حکیم خاقانی نے روضہ مبارکہ کی تعریف میں کیا خوب کہا ہے۔

بینی حرم محمدی را | چو لالگہ سرمدی را
پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ | جوزا بکنار شمس خفتہ
ہر سہ شدہ یک نہاد و یکجا | چون یک الف و دو لام
آہوی زمین و کعبہ نافہ | شکلش پسر ابو قحافہ

جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَھَا فِیْ حِجْرِہٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُھَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ رواہ احمد۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت یعنی اس لشکر کیلئے جو جنگ تبوک کے (تبوک ایک شہر ہے حدود شام میں مدینہ سے سولہ منزل) کیواسطے نصاریٰ عرب و شام سے لڑنے کو تیار و مقرر فرمایا تھا سامان کرنا شروع کیا تو حضرت عثمان ہزار دینار کی تھیلی آستین میں لائے۔ اور آپ کی گود میں اُلٹ دی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اسوقت رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ اُن دیناروں کو اپنی گود میں اُلٹ پلٹ کر دیکھتے ہیں اور جانچ کے طور پر اوپر تلے کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عثمان اب سے پیچھے جو عمل کریگا اُس کو مضر نہ پڑے گا۔ یہ کلام آپنے دو مرتبہ فرمایا۔ اسکو احمد نے روایت کیا۔ اسمیں حضرت عثمان کو اُن اعمال و نفقات کی قبولیت کی بشارت ہے جو اُنھوں نے خدا کی راہ میں کیئے۔

صرف نمود و حجلین و قبولیت اعمال خیر یعنی عبارت از کمال بہرہ این بلاتمان خدمت ایشان رنشنیدہ و از تسمیم اعطای ازلی حق جانشان ضرر از ساعت با ثنا ہست ایشان براشتا شد و این اشارتیست بسوی دفع طعن مخالفان کہ بظہور رسیدنگ و دوانی مفسدان وقت کہ بسبب بے اطلاعی جناب ایشان بود نسبت بیباکیہا ئے بآنجناب می نمودند و آنرا باعث طعن و تشنیع دربارہ جناب ایشان روا میداشتند پس ظہور این کلمہ جامعہ یعنی "ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم" مبنی برآنست کہ ہر چند جناب ایشان از مثل آن چیزہا منزہ و مقدس است اما بنظر بر علو منزلت و سمو منقبت ایشان اگر بر فرض و تسلیم آنچیزہا منسوب بملازمان خدمت ایشان باشد از ضرر رسانی دور باشد چنانکہ این معنی دربارہ اہل بیت عموما در آیت تطہیر مفہوم است و دربارہ جناب امیر خصوصا در حدیث "اللہم ادر الحق معہ حیث دار"

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْہِمْ عَلِیٌّ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ - فرستاد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکرے را یعنی بجانب یمن و دران لشکر علی بود یعنی بسرکردگی آن جیش پس برداشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو دست خود و میگفت بارخدایا نمیران مرا تا آنکہ بنمائی علی را و این بسبب قرب زمان مرگ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود تا نباشد کہ قبل از رسیدن علی سفر عالم آخرت پیش آید

یعنی جو کچھ انہوں نے آں حضرت صلعم کی حضور میں خرچ کیا وہ مقبول ہوا اور جو عمل کئے ان میں کسی طرح کا ضرر ان کو نہیں پہنچ سکتا۔ نیز اس میں اشارہ ان مخالفین کے خیالات کا دفعیہ ہوتا ہے جو مفسد وقت کی جھوٹی بکی باتیں مشہور کرکے آپ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور یہ کلمہ جامعہ یعنی "ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم" اس بات پر مبنی ہے کہ ہرچند جناب ایسی باتوں سے جو مفسد لوگ مشہور کرتے ہیں بری ہیں۔ لیکن عظمت شان کے لحاظ سے اگر بالفرض والتسلیم ایسی باتیں آپ کی طرف منسوب بھی ہو جائیں تو آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتیں۔ جیسے کہ یہی معنی اہل بیت کے بارے میں عموما آیہ تطہیر میں مقصود ہیں اور جناب امیر کے بارے میں خصوصا حدیث "اللہم ادر الحق معہ حیث دار" میں

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْہِمْ عَلِیٌّ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ آنحضرت صلعم نے ایک لشکر میں کچھ آدمیوں کو روانہ کیا اس میں علی (سردار بنا کر بھیجے گئے) تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ الٰہی جب تک مجھ کو علی کی صورت نہ دکھا دے میری موت نہ بھیج۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

چونکہ آپ کی وفات شریف کا زمانہ قریب تھا اس لئے دعا فرماتے تھے کہ علی کے آنے سے پہلے سفر آخرت پیش نہ آجائے

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ۔ ابوبکر در بہشت است و عمر در بہشت و عثمان در بہشت و علی در بہشت۔

حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَمَنْ حَفِظَنِي فِيهِمْ فَأَنَا أَحْفَظُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ۔ دوستی ابوبکر و عمر از ایمان است و دشمنی ایشان کفر است و کسیکہ دشنام و بدو سقط گوید یاران مرا پس برو لعنت خدا است کسیکہ پاس دارد مرا در میان ایشان یعنی در میان ایشان ملاحظہ من کند و حق صحبت و خدمت ایشان کہ بمن است ملحوظ خاطر و نصب العین ساختہ بتعظیم و توقیر با ایشان پیش آید و از ارتکاب طعن و تشنیع و اعتساف سب و شتم دور باشد پس ہر آئینہ من محافظت او کنم بروز قیامت یعنی بشفاعت جرائم و معاصی او کہ در آن وقت محتاج شدید بعفو و مغفرت گناہان باشد محافظت او نمایم۔

أَرْأَفُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔ رَوَاهُ ابو یعلی۔ مہربان ترین است من بامت من ابوبکر است و سخت ترین ایشان یعنے است در دین خدا عمر است و راست ترین ایشان در حیا عثمان است و قاضی ترین ایشان علی است۔

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ۔ ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں ہیں۔

حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَمَنْ حَفِظَنِي فِيهِمْ فَأَنَا أَحْفَظُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ۔ ابوبکر و عمر کی دوستی ایمان ہے اور انکی دشمنی کفر۔ جو میرے اصحاب کو برا کہے اسپر خدا کی لعنت جو شخص انکے درمیان مجھکو یاد رکھے یعنے انکے درمیان میرا لحاظ کرے اور ان کی صحبت اور خدمت کا حق جو مجھپر ہے ملحوظ خاطر اور پیش نظر رکھے اُن کے ساتھ تعظیم و توقیر سے پیش آئے اور طعن و تشنیع اور سب و شتم نہ کرے تو میں قیامت کے روز انکی محافظت کرون گا یعنی جب وہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کی مغفرت اور عفو جرائم کا سخت محتاج ہوگا میں اس کی شفاعت کرون گا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔

أَرْأَفُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔ رَوَاهُ ابو یعلی۔ میری امت میں امت پر مہربان زیادہ ابوبکر ہیں اور دین الٰہی میں سخت اور بڑے تیز عمر اور نہایت سچے حیادار عثمان اور بڑے قاضی علی۔ اس کو ابو یعلی نے روایت کیا۔

فائدہ قضا عبارت است از فصل خصومات واحقاق حق و ابطال باطل در متخاصمین یعنے مدعی و مدعا علیہ۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَزِيْرَانِ وَوَزِيْرَايَ وَصَاحِبَايَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ۔
ہر پیغمبر را دو وزیر است و دو وزیر من و دو یار من ابوبکر و عمر است۔

عُثْمَانُ حَيِيٌّ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ رواہ ابن عساکر۔ عثمان حیا مند است حیا میکنند از وے فرشتگان۔

مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ قَالَهُ لِعَلِيٍّ رواہ الترمذی۔ سرگوشی با وے نہ کردم ولکن خدائیتعالے با وے سرگوشی کرد گفت این کلام را در حق علی۔

فائدہ۔ وآن وقتے بود کہ تکبیر نماز عشا شدہ حضرت امیرؓ با حضرت سرگوشی مے نمود تا آنکہ بسیارے از شب بگذشت ودران حال بعضے منافقان بآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق طعن گفتند وَلَقَدْ طَالَ نَجْوَاكَ مَعَ ابْنِ عَمِّكَ یعنی دراز شد سرگوشی تو با ابن عم خود پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم این کلام ارشاد فرمود و مقصود ازین کلام آنست کہ سرگوشی این بمنزلہ سرگوشی خداست کہ مطابق خوشنودی و رضامندی وتعالے است واین کلام مانند قول خدائے تعالیٰ است۔

فائدہ۔ قضا کے معنی ہیں متخاصمین یعنی مدعی و مدعا علیہ کے جھگڑے چکانے اور احقاق حق اور ابطال باطل کرنا۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَزِيْرَانِ وَوَزِيْرَايَ وَصَاحِبَايَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ۔ ہر نبی کے دو وزیر ہیں اور میرے دو وزیر اور دو یار ابوبکر و عمر ہیں اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔

عُثْمَانُ حَيِيٌّ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ رواہ ابن عساکر۔ عثمان بہت حیادار ہے۔ اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اسکو ابن عساکر نے روایت کیا

مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ قَالَهُ لِعَلِيٍّ رواہ الترمذی۔ آپ نے حضرت علی کے بارہ میں فرمایا کہ میں نے اُس سے سرگوشی نہیں کی لیکن اللہ نے سرگوشی کی۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس کا قصہ یہ ہوا کہ ایک روز نماز عشا کی تکبیر ہوگئی اور حضرت امیرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ سرگوشی کرتے رہے یہانتک کہ بہت رات چلی گئی۔ اُسوقت بعض منافقوں نے آپ سے طعن کے طور پر کہا "وَلَقَدْ طَالَ نَجْوَاكَ مَعَ ابْنِ عَمِّكَ" یعنی چچا کے بیٹے کے ساتھ بڑی کانا پھوسی ہوئی اس کے جواب میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ انْتَجَيْتُهُ الخ اور مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ میری سرگوشی بمنزلہ خدا کی سرگوشی کے ہے کہ اُس کی خوشنودی اور رضامندی کے مطابق ہے۔ اور یہ کلام بعینہ خدائیتعالیٰ کے اس قول کے موافق ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالٌ فِي الْاِسْلَامِ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بخشد خدا تعالےٰ ابو بکر را کہ نکاح کردہ بمن داد دختر خود را یعنے عائشہؓ و برداشت مرا بسوئے دار ہجرت یعنی مدینہ و صحبت کرد مرا در غار و آزاد کرد بلال را از مال خود و نفع نداد مرا مالے در اسلام چنانکہ نفع داد مرا مال ابی بکرؓ

فائدہ۔ برداشتن حضرت صدیق اکبرؓ آن حضرت صلعم را بسوئے ہجرت از مکہ بمدینہ امریست مشہور و واضح و در ان ہنگام دو شتر را با سامان سفر بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشکش آورد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمودہ متوجہ مدینہ باتفاق و معیت صدیق اکبرؓ و پسرش عبد اللہؓ و غلامش عامر ابن فہیرہؓ گشت بعد از آن کہ سہ شبانہ روز در غار ثور مختفی گشتہ بود و ہمین قصہ در قرآن مجید در آیۃ "الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالٌ فِي الْاِسْلَامِ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

خدا ابو بکر پر رحم کرے کہ اُس نے اپنی بیٹی سے میرا نکاح کیا۔ اور مجھکو دار ہجرت یعنی مدینہ میں لیگیا اور غار میں میرا مصاحب ہوا اور بلال کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اور جتنا نفع مجھکو ابو بکرؓ کے مال نے دیا کسی کے مال نے نہیں دیا۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا۔

فائدہ۔ ابو بکر صدیقؓ کا حضرتؐ کو سوار کر کے مدینہ لیجانا مشہور بات ہے کہ اُس وقت دو اُونٹ مع سامان سفر حضور اقدس میں پیش کئے اور آپ نے قبول فرمائے۔ اسکے بعد تین رات دن غار ثور میں چھپے رہے اور ابو بکرؓ اور اُنکے بیٹے عبد اللہؓ اور اُنکے غلام عامر بن فہیرہؓ کے ہمراہ مدینہ کو روانہ ہوئے اس قصہ کی طرف قرآن شریف کی اس آیت میں قوی اشارہ موجود ہے " الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا

حاشیہ ۵ یہ آیۃ جنگ اُحد میں نازل ہوئی۔ قصہ یہ ہوا کہ جب جنگ ہوئی اور خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں اُس لشکر کی طرف پھینکدیں اللہ کی قدرت سے ہر شخص کی آنکھ میں خاک پڑگئی اور شکست کھا کر بھاگ پڑے جب سب مفرور ہوگئے تو اس خیال سے کہ مسلمان یہ نہ سمجھیں کہ فتح ہماری قوت سے ہوئی یہ آیت نازل فرمائی مطلب یہ تھا کہ تم نے قتل نہیں کیا خدا نے کیا اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو نے کنکریاں نہیں پھینکیں خدا نے پھینکیں غرض یہ کہ ہماری طرف خیال رہے اور مدد ہماری طرف سے سمجھی جائے اپنا دخل نہ دیا جائے ۱۲ محمد نظام الدین کرانوی۔

لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ الخ
اشارہ قوی موجود است وبیان نصرت وحمایت او
دربارہ جناب رسالت ہم درہمین آیۃ واضح است
وانفاقات صدیق اکبر در وجوہ قربات مانند
جہاد وغیرہ وکارپردازی جہاد در [illegible] کثیرہ
در کتب حدیث وسیر مسطور است

رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ
الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان
تستحییہ الملائکۃ وجہز جیش العسرۃ و
زاد فی مسجدنا حتی وسعنا رحم اللہ علیا
اللہم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی

بخشد خدا تعالی عمر را میگوید حق را اگرچہ آن حق تلخ باشد
گردانید او را حق گوئی باین حال کہ او را یاری نیست یعنی
حق گوئی او باین حد رسیدہ است کہ ہرچہ میگوید حق
میگوید چون برخلاف نفس وطبیعت مردمان میباشد
از گفتن آن مکدر باشند پس از سبب او رہ صداقت را در
حال حق گوئی با او لحاظ نکنند ورنجش خاطر از وی بہم
میرسانند وہمین حال حق گوئی وحق گویان است کہ ہمہ
کس بمقابلہ حق گوئی در معاملات در رنج می افتند واین
اشارتیست بآنکہ عمر چون شیوہ حق گوئی دارد بسیار
چیزہائے کہ بحضور آنحضرت صلعم ویا بعد از آنحضرت م
در معاملات دین ودنیا از راہ مصلحت عرض کردہ ومردمان
با او تکدر خاطر در رنج طبع لاحق بہم رسانند وطعن وتشنیع
باعتبار غرض نفسانی زبان دراز نمایند وتعرضات بیہودہ
بمیان آرند پس این ہمہ خلاف حق وباطل محض بود

فانزل اللہ سکینتہ علیہ الخ
اور آنجناب کی نصرت وحمایت کے بیان میں بھی یہی آیت
واضح ہے اور حضرت ابوبکر کا نیک کاموں اور جہاد و
سامان جہاد میں مال خرچ کرنا کہ ہزاروں تک نوبت
پہونچی حدیث وسیر کی کتابوں میں مسطور ہے

رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان
مرا ترکہ الحق وما لہ من صدیق
رحم اللہ عثمان تستحییہ الملائکۃ
وجہز جیش العسرۃ وزاد فی مسجدنا حتی
وسعنا رحم اللہ علیا اللہم
ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی

اللہ عمر پر رحم کرے حق بات کہتا ہے گو کڑوی لگے اس کو
حق گوئی نے اس حال کو پہنچا دیا کہ اب اس کا کوئی یار نہیں
یعنی اسکی حق گوئی اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ جو کچھ کہتا ہے حق کہتا ہے
اور چونکہ لوگوں کی طبیعت کے خلاف ہوتا ہے اس کے
کہنے سے مکدر ہوتے ہیں لہذا حق گوئی کی وجہ سے
صدق و دوستی ہی اسکے ساتھ ملحوظ نہیں رکھتے اور دلمیں رنج
کرتے ہیں حق گوئی اور حق گو لوگوں کا یہی حال ہے کہ سب لوگ
حق گوئی کے مقابلہ میں معاملات کے اندر رنجیدہ ہوتے ہیں
اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ عمر چونکہ حق گوئی کا شـ[illegible]
ہیں بہت سی باتیں جو آنحضرت کے حضـ[illegible] میں طبیعت
دین و دنیا کے معاملات میں مصا[illegible] عرض کی کہتے ہیں
لوگ ان کی بابت مکدر اور رنجیدہ ہوئے ہیں اور چونکہ
انکے دلوں میں غرض نفسانی گھسی ہوئی ہے طعن وتشنیع
زبان کھولتے ہیں اور بیہودہ تعرضات درمیان لاتے ہیں

حق آن باشد که او گفته شود و لهذا آنحضرت فرمود
إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ وَ
الْحَقُّ بَعْدِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَيْثُ كَانَ الحدیث
بخشد خدا تعالیٰ عثمان را که حیا میکنند [illegible]
ازو فرشتگان و سامان کرد جیش عسرت را یعنی تبوک و
کشاده ساخت مسجد ما را تا آنکه گنجایش کرد ما را
بخشد خدا تعالیٰ علی را بار خدایا بگردان حق را با او
هر جا که بگردد۔

فائده۔ جیش العسرة جنگ تبوک را گویند بسبب کمال
تنگی حال صحابه دران وقت و نایابی اسباب سفر لیکن
حق سبحانه وتعالیٰ کار پردازی آن باعانت بغایت حضرت
عثمان رضی الله عنه عمل آورد و توسیع مسجد نبوی چنان
بود که یک قطعه که قریب مسجد بود از بعضے انصاریان
خریده شامل مسجد ساخت و بران بشارت دخول جنت
از مسند رسالت یافت۔ چنانکه در صحیحین مذکور است

أَرْبَعٌ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِي قَلْبِ
مُنَافِقٍ وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَوَاهُ ابْنُ
عَسَاكِرَ۔ چهار کس اند که جمع نگردد و یکجا
نماند دوستی ایشان در دل منافق و دوست ندارد
ایشان را مگر مومن۔ ابو بکر۔ عمر۔ عثمان
علی۔

فائده۔ ازین حدیث مستفاد گشت که دوستی
چهار یار از ایمان است و ترک محبت ایشان
علامت صریح نفاق۔

یعنی ہاں وہ وہی امر حق ہے جو عمر کہتے ہیں اسی لئے
آں حضرت نے فرمایا إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ
وَقَلْبِهِ الْحَقُّ بَعْدِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَيْثُ كَانَ الحدیث رَحِمَ اللهُ
خدا عثمان پر رحم کرے اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اس نے
جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کا سامان کیا اور ہماری مسجد
فراخ کر دیا یہاں تک کہ وہ ہمارے لیے گنجائش کی ہو گئی
خدا علی پر رحم کرے الٰہی حق کو اسکے ساتھ دائر کر جہاں وہ
جائے۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا۔

فائدہ۔ جیش عسرت غزوہ تبوک کو کہتے ہیں کیونکہ اسمیں
صحابہ کا تنگ حال تھا اسباب سفر کم دستیاب ہوتا تھا
مگر بفضلہ تعالیٰ حضرت عثمانؓ کی اعانت بے نہایت سے انجام
ہو گیا۔ اور مسجد کی توسیع اس طرح ہوئی کہ حضرت عثمانؓ نے
ایک قطعہ زمین جو مسجد کے قریب تھا بعض انصار سے خرید کر
مسجد میں شامل کر دیا اور اسپر حضرت رسالت سے دخول
جنت کی بشارت پائی۔ چنانچہ صحیحین میں مذکور ہے۔

أَرْبَعٌ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِي قَلْبِ
مُنَافِقٍ وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ
چار شخص ہیں جنکی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہوتی
اور ان کو مومن کے سوا اور کوئی دوست نہیں رکھتا (یعنی
اُن کی محبت مومن ہی کے دل میں ہوتی ہے) ابو بکر۔
عمر۔ عثمان۔ علی۔ اسکو ابن عساکر نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار یار کی
دوستی ایمان کی نشانی ہے اور ترک محبت نفاق کی
صریح علامت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِرَاءٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ رَوَاهُ

بود آن حضرت صلعم بر کوہ حرا و ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر پس جنبش در سنگہای حرا در آمد پس فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساکن باش نیست بر تو مگر پیغمبر و صدیق و شہید۔

فائدہ۔ ازین حدیث منصب صدیقیت حضرت صدیق اکبر را ثابت گشت و مرتبہ شہادت این پنج تن کہ عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اند و قصہ شہادت ایشان مشہور و معروف است در کتب احادیث و سیر از انجملہ شہادت طلحہ و زبیر در جنگ جمل بوقوع آمد اما شہادت طلحہ از دست مروان شقی کہ در اول مصاف تیرے زہر آلود بر زانوے مبارک ایشان زد ہمدران وقت جناب ایشان را برداشتہ در خرابہ بصرہ بردند در ہمان حال شخصے از ہمراہیان حضرت امیر بحضور ایشان رفت آنجناب تجدید بیعت حضرت امیر بر دست آن لشکرے بجا آوردند بعد ازان شربت شہادت چشیدند و چون این واقعہ بحضور معلے جناب امیر رسانیدند بشکر رسانیدند بشکر و سپاس الٰہی مشغول گشتہ فرمودند کہ الحمد للہ الذی اخرجہ من الدنیا وبیعتی فی عنقہ یعنی حمد و سپاس خدا را است کہ بیرون آورد او را خدائیتعالی از دنیا باینحال کہ بیعت من در گردن اوست

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِرَاءٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رسول اللہ صلعم کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر ساتھ تھے ایک پتھر کو جنبش ہوئی اور ہلا تو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ٹھیر جا۔ نہیں ہے تجھپر مگر پیغمبر و صدیق اور شہید۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے منصب صدیقیت حضرت صدیق اکبر کے لیے ثابت ہوا اور مرتبہ شہادت ان پنجتن کیلیے حضرت عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر کیلئے آن کی شہادت کا قصہ کتب احادیث و سیر میں مشہور و معروف ہے ازانجملہ حضرت طلحہ و زبیر کی شہادت جنگ جمل میں واقع ہوئی۔ طلحہ کی شہادت مروان شقی کے ہاتھ سے ہوئی اسنے اول ہی لڑائی میں زہر کا بجھا ہوا تیر آپکے زانوے مبارک پر مارا لوگ اسوقت آپ کو اٹھا کر بصرہ کے ویرانے میں لے گئے اسی حال میں حضرت امیر کے ہمراہیوں میں کا ایک شخص آپکے پاس گیا انھون نے اس سپاہی کے ہاتھ پر امیر سے تجدید بیعت کی (گویا کہ یہ بیعت بواسطہ سپاہی کے امیر ہی سے ہوئی۔) اس کے بعد شربت شہادت نوش فرمایا جب یہ خبر جناب امیر کو پہنچی تو آپنے خدا کا شکر ادا کرکے فرمایا کہ "الحمد للہ الذی اخرجہ من الدنیا وبیعتی فی عنقہ۔ یعنی حمد و سپاس اس خدا کو جس نے اس کو دنیا سے اس حال سے نکالا کہ میری بیعت اس کی گردن میں ہے۔

واین اشارتیست بایجاب وقبول بیعت از جانبین
وآنکه زبیر رضی الله عنه پس در هنگام مصاف با حضرت
امیر عقد صلح و موافقت بسته صفائی کلی از طرفین
حاصل نمود و درین حال از لشکر جدا شده بجانب
خیبر میرفت چون بوادی العقری رسید جهت ادای
نماز عصر فرود آمده مشغول بنماز گردید درین حال
شخصی در حالت سجده سر مبارک ایشان بخنجر آبدار برید
بصره باز گشت و بخیمه گاه حضرت امیر آمده بوساطت
شخصی این واقعه را بجناب امیر رسانید جناب ایشان
بعد از دریافت این حال بسیار غضبناک گشته گفت
بشر قاتل ابن صفیة بالنار یعنی مژده ده کشنده پسر
صفیه را بآتش دوزخ پسر صفیه زبیر ابن عوام است
وصفیه دختر عبد المطلب۔
و چون این کلام امیر بآن شخص رسید همان خنجر را بر
شکم خود زده بدار البوار رفت پس حضرت امیر
رضی الله عنه فرمود۔
صَدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ
راست فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم گفت که
کشنده ابن صفیه در آتش دوزخ است۔

یہ اشارہ ہے دونوں طرف سے بیعت کے ایجاب و
قبول کا۔ اور حضرت زبیر کا قصہ یہ ہوا کہ ہنگام جنگ حضرت علی
سے صلح کر کے طرفین سے صفائی کلی حاصل کر کے اسی حال
میں لشکر سے جدا ہو کر خیبر کی طرف جاتے تھے جب وادی
العقری میں پہنچے نماز عصر پڑھنے کو اترے اور نماز میں
مشغول ہوئے۔ سجدہ میں تھے کہ ایک شخص خنجر
آبدار سے آپ کا سر مبارک کاٹ کر بصرہ کو واپس چلا
اور حضرت امیر کے خیمہ گاہ پر آکر ایک شخص کی وساطت
سے یہ واقعہ جناب امیر تک پہنچایا۔ آپ یہ حال دریافت
فرما کر غضبناک ہوئے۔ اور فرمایا "بشر قاتل ابن صفیة
بالنار" یعنے ابن صفیہ کے قاتل کو آتش دوزخ کی بشارت
دے" اور پسر ابن صفیۃ زبیر ابن عوام ہیں اور صفیہ
عبد المطلب کی بیٹی ہیں۔
جب یہ کلام اس شخص تک پہنچا وہی خنجر اپنے پیٹ میں
مار کر جہنم رسید ہوا۔ اسپر حضرت امیر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔
صَدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ
سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فرمایا کہ ابن صفیہ
کا قاتل آتش دوزخ میں ہے (یعنی ابن زبیر کا قاتل دوزخی ہے)

فضائل البیت

أتانی ملک فسلم علی نزل من السماء لم ینزل قبلها فبشرنی أن الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة وأن فاطمة سیدة نساء أهل الجنة رواه ابن عساکر۔

آمد مرا فرشته پس سلام داد بر من فرود آمد از آسمان که فرود نیامده بود پیش ازین بار پس مژده داد مرا آنکه حسن و حسین سردار نوجوانان بهشت اند و بتحقیق فاطمه سردار زنان اهل بهشت است۔

ان الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا۔ رواه الترمذی۔

هر آئینه حسن و حسین ایشان دو گل باغ من اند از دنیا یعنی در دنیا گل مراد و ثمر فواد من اند۔

خرج النبی صلی الله علیه وسلم غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا رواه مسلم۔

بیرون آمد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم از خانه بوقت صبح و بر ایشان گلیمی بود از صوف یعنی گلیم پشمینه و بر آن نقش و ار مانند شکل کجاوه شتران کشیده بود

اہلبیت کے فضائل

أتانی ملک فسلم علی نزل من السماء لم ینزل قبلها فبشرنی أن الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة وأن فاطمة سیدة نساء أهل الجنة رواه ابن عساکر۔

میرے پاس ایک فرشتہ آیا آتے ہی مجھکو سلام کیا (یہ) آسمان سے اترا اس سے پہلے نہ اترا تھا پس مجھکو بشارت دی کہ حسن اور حسین جوانان بہشت کے سردار ہیں اور فاطمہ زہرا بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا

ان الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا۔ رواه الترمذی۔

حسن اور حسین میرے باغ کے دو پھول ہیں یعنی دنیا میں میرے گل مراد و ثمر فواد ہیں۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا

خرج النبی صلی الله علیه وسلم غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا رواه مسلم۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کیوقت گھر سے باہر تشریف لائے اور صوف کا ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاوہ شتر کی صورت کے نقش تھے کہ حسن ابن علی آ گئے

پس آمد حسن ابن علی پس داخل کرد او را در آن گلیم۔ پس آمد حسین پس داخل کرد او را۔ پس آمد فاطمہ پس داخل کرد او را در آن۔ پس در آمد علی پس داخل کرد او را در آن پس این آیت مذکور خواند ترجمہ آیت این است جز این نیست کہ میخواہد خدا تعالیٰ تا ببرد از شما پلیدی را اے اہلبیت پیغمبر و پاک گرداند شما را پاکی تمام۔

فائدہ۔ نزول این آیت اول برائے ازواج طاہرات است چنانکہ تمام مضامین آیات بران دلالت دارد و ثانیاً بطریق اولویت در حق این نفوس اربعہ طاہرہ فرود آمد۔

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الاٰية دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۗءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہرگاہ کہ نازل گشت این آیت کہ مضمونش این است کہ بخوانیم فرزندان خود را و فرزندان شما را و زنان خود را و زنان شما را و ذاتہائے خود را و ذاتہائے شما را طلبید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم علی و فاطمہ و حسن حسین را پس فرمود بار خدایا ایشان اہل بیت من اند۔

اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا

آپ نے ان کو کمبل میں لے لیا پھر حسین آئے ان کو بھی داخل کیا۔ پھر حضرت فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اسی میں داخل کیا پھر حضرت علی آئے ان کو بھی اسی میں لیا اور یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے اہلبیت اللہ تعالے یہ چاہتا ہے کہ تمہاری پلیدی دور کرے اور تم کو نہایت درجہ کا پاک و صاف کر دے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس آیت کا نزول اوّلاً ازواج مطہرات کے لیے ہوا اور ثانیاً بطریق اولویت ان نفوس اربعہ طاہرہ کے حق میں۔

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الاٰية دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۗءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب یہ آیت نازل ہوئی جس کا مضمون یہ ہے کہ بلائیں ہم اپنے فرزندوں کو اور تمہارے فرزندوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ و حسن اور حسین کو طلب کیا۔ اور فرمایا۔ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا

كِتَابُ اللهِ فِيهِ الهُدٰى وَالنُّورُ
فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا
بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ
قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي
اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِم

ہر آئینہ میگذارم درمیان شما دو چیز بزرگ قدر و گران
بار یعنی عالی مرتبہ را اول آن ہر دو کتاب خداست
دران ہدایت و نور است پس بگیرید کتاب خدا را
و چنگل زنید بآن پس کمال تحریص فرمود بر عمل
کتاب اللہ و اتباع آن پسند فرمود و اہل بیت
من یاد میدہانم بشما خدائے تعالیٰ را در اہل بیت
خود یاد میدہانم بشما خدائے تعالیٰ را
در اہل بیت خود یعنی در مقدمہ تعظیم و توقیر
و محبت ایشان۔

فائدہ۔ ازین حدیث مستفاد میشد اہتمام محافظت
دو چیز یکے پیروی و تبعیت قرآن شریف کہ حکم
و فرمان خداست مشتمل بر احکام دین و تفصیل جمیع
امور دیگرے رعایت تعظیم و توقیر اہل بیت پیغمبر
و وجوب محبت ایشان و این حکم ہمہ اشخاص اہلبیت را
شامل است و آن بر شش قسم اند ازواج و اولاد
و اخوان و اعمام و عمات و کسانیکہ علاقہ مصاہرت
دارند یعنی خویشی کہ بعلاقہ زن باشد مانند خسر و داماد

كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ
مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ
وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَ

كِتَابُ اللهِ فِيهِ الهُدٰى وَالنُّورُ
فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ
فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ
ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ
بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِم

میں تم میں دو چیز بزرگ قدر و گران بار یعنی عالی مرتبہ
چھوڑتا ہوں۔ اول کتاب اللہ اسمیں ہدایت اور نور
ہے کتاب اللہ کو پکڑو اور اسمیں چنگل مارو پس آپنے
کتاب اللہ کے عمل پر کمال تحریص کی اور رغبت دلائی پھر
فرمایا اور میرے اہل بیت (یعنی دوسری بزرگ قدر
چیز میری اہل بیت ہیں) میں تم کو اپنے اہل بیت کے
بارہ میں خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تم کو اپنے اہل بیت کے
بارہ میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ یعنی ان کی تعظیم و توقیر
و محبت کے بارہ میں۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے دو چیزوں کا اہتمام اور
ان کی محافظت نکلی ایک پیروی قرآن شریف کی کہ
خدا کا فرمان ہے احکام دینی اور جمیع امور کی تفصیل کو شامل ہے
دوسری اہلبیت کی تعظیم و توقیر کی رعایت اور ان سے
محبت کا وجوب اور یہ حکم تمام اہلبیت کو شامل ہے
اور اہلبیت چھ قسم کے ہیں بیبیاں۔ اولاد۔ بھائی۔ چچا۔
پھوپھیاں اور وہ لوگ جو علاقہ مصاہرت رکھتے ہیں یعنی
خویشی جو بیوی کے علاقہ سے ہوتی ہے۔ جیسے خسر و داماد۔

كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ
مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ
وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَ

خدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ
بنت محمد وفضل عائشۃ علی النساء
کفضل الثرید علی سائر الطعام رواہ مسلم

بکمال رسیدند مردان بسیار وبکمال نرسیدند زنان مگر مریم دختر عمران وآسیہ زن فرعون وخدیجہ دختر خویلد وفاطمہ دختر محمد وفضیلت عائشہ بر زنان مانند فضیلت ثرید یعنی در نان شوربا وگوشت انداختہ بر جمیع طعام واین اشارہ نبوی فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ بر ہمہ زنان است پس خلاصہ کلام آنکہ در زنان عالم پنجتن از زنان کمال ذاتی وصفاتی وفضیلت دینی ودنیوی یافتند مریم وآسیہ وخدیجہ وفاطمہ وعائشہ وہر یکے در وجہ فضل یکتا از سیدان است اما ام المومنین عائشہ صدیقہ پس فضیلت عمدہ دارند ولہذا در بیان حال ایشان لفظ فضل کہ ابلغ از لفظ کمال است از مشکوۃ نبوت تابش یافتہ و ظاہر و باہر است کہ فضیلت ذاتی وصفاتی عائشہ در ابواب علم وسخا وزہد وتقوی ونفع رسانی امت عموماً وخصوصاً در رتبہ علیا وغایت قصوی وامّا سیدۃ النساء پس طہارت ذاتی ونزاہت صفاتی دارند وفضیلت ایشان در ابواب زہد وتقوی و مشابہت اخلاق وافعال جناب نبوت در مرتبہ رفیع ومنصب منیع بس نمایان است۔

احب اہلی الی فاطمۃ رواہ الترمذی۔ محبوب ترین اہل من بسوی من فاطمہ است۔

خدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ
بنت محمد وفضل عائشۃ علی النساء
کفضل الثرید علی سائر الطعام رواہ مسلم

بہت سے مرد کمال کو پہنچے اور عورتیں کمال کو نہیں پہنچیں مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بیوی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمد کی بیٹی اور عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید (شوربے میں روٹی بھگی ہوئی) کو تمام کھانوں پر۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں سے پانچ عورتوں نے ذاتی وصفاتی فضیلت پائی۔ مریم۔ آسیہ۔ خدیجہ۔ فاطمہ عائشہ اور ہر ایک وجہ فضل میں یکتا ہے۔ عائشہ صدیقہ عمدہ فضیلت رکھتے ہیں۔ اسلئے آپ کے منہ سے انکے بارے میں لفظ فضل نکلا جو لفظ کمال سے ابلغ ہے اور ظاہر ہے کہ عائشہ صدیقہؓ کی ذاتی وصفاتی فضیلت ابواب علم وسخا وزہد وتقوی اور نفع رسانی امت میں عموماً وخصوصاً اعلی درجہ پر ہے اور سیدۃ النساءؑ طہارت ذاتی اور نزاہت صفاتی رکھتی ہیں۔ ابواب زہد وتقوی میں ان کی فضیلت اور جناب نبوی کے اخلاق وافعال سے مشابہت ایک اونچے مرتبہ اور عالی منصب پر ہے (یعنی ان کے اخلاق وعادات جناب رسالت کی بہت کچھ ملتے جلتے ہیں)

احب اہلی الی فاطمۃ رواہ الترمذی
مجھکو اپنی اہل میں زیادہ محبوب فاطمہؓ ہیں۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ ۔ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ
وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ
وَرَفَعْتُهُمَا ۔ رواه احمد والترمذی وابن ماجه
وابوداؤد والنسائی ۔ راست فرمود خدا و رسول او
مضمون آیت اینست جز این نیست که اموال و اولاد
شما سبب آزمایش است نگاه کردم بسوی این دو طفل
یعنی امام حسن و حسین که میرفتند و می لغزیدند پس
صبر نکردم تا قطع نکردم سخن خود و برداشتم آن را
یعنی دران حال که خطبه میخواندند و بوقت لغزیدن و
افتادن ایشان خطبه را گذاشته هر دو را یکبار خود گرفت
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَیْسَا بِمُعَلَّقَیْنِ
رواه الطبرانی ۔ حسن و حسین هر دو گوشواره عرش
یعنی آرایش و زینت عرش اند و معلق بر عرش نیستند
فائده ۔ مراد از شنف گوشواره حسی نیست که از قسم
زیور بود و معلق بر عرش بلکه گوشواره معنوی چنانکه
اسد الله در حدیث در حق حضرت امیر حمزه رضی الله عنه
ورود یافته ۔
مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ۔ رواه احمد وابن ماجه
کسیکه دوست دارد حسن و حسین را پس بتحقیق دوست
داشت مرا و کسیکه دشمن داشت ایشان را پس بتحقیق
دشمن داشت مرا ۔
مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا
نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ رواه الترمذی والبزار

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ ۔ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ
وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ ۔
وَرَفَعْتُهُمَا ۔ رواه احمد والترمذی وابن ماجه
وابوداؤد والنسائی ۔ خدا اور اس کے رسول نے سچ فرمایا
اور آیت کا مضمون یہ ہے کہ تمہارے اموال اور اولاد
آزمائش کا سبب ہے ۔ میں نے ان دو بچوں یعنی
حسن و حسین کو دیکھا کہ چلتے تھے اور ٹھوکر کھاتے تھے پس
مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے کلام ختم کر دیا اور انکو
اٹھا لیا ۔ یعنی آپ نے اس حال میں کہ خطبہ پڑھتے تھے انکو پھسلتا اور
گرتا دیکھ کر خطبہ چھوڑ کر دونوں کو گود میں اٹھا لیا ۔ اسکو احمد ترمذی ابن ماجہ
ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَیْسَا بِمُعَلَّقَیْنِ رواه الطبرانی ۔
حسن و حسین دونوں عرش کے گوشوارے یعنی عرش کی آرائش و زینت
ہیں ۔ اور عرش پر معلق نہیں ہیں ۔ اسکو طبرانی نے روایت کیا
فائده ۔ شنف سے مراد گوشوارہ حسی نہیں کہ زیور کی قسم
سے ہو اور عرش پر معلق ہو ۔ بلکہ گوشوارہ معنوی مراد ہے
جیسے حدیث میں حضرت امیر حمزہ کے حق میں اسد اللہ آیا ہے
مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ۔ رواه احمد وابن ماجه
جو حسن و حسین کو دوست رکھتا ہے وہ مجھکو دوست رکھتا ہے
اور جو ان کو دشمن جانتا ہے ۔ وہ مجھکو دشمن جانتا ہے ۔
اس کو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ۔
مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجٰی
وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ رواه الترمذی والبزار

مثل اہلبیت من صفت کشتی نوح است کہ ہر کہ
سوار شد بران نجات یافت از ہلاک و کسیکہ پس ماند
ازان و سوار نشد بران غرق شد یعنی کسیکہ محبت
داشت با ایشان و بیعت و موافقت با ایشان نمود وے
حمایت و نصرت حق است۔

سَأَلْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى
أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجَ إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي
إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ۔ درخواست کردم از پروردگار خود
کہ بزرگ و بابرکت است باینکہ نکاح نکنم کسے از امت
خود و نکاح نکند با من ہیچکس از امت من مگر باشد آنکس
با من در جنت پس داد خدا تعالیٰ مرا این عہد۔

فائدہ۔ یعنی کسیکہ علاقہ زوجیت با جناب رسالت
صلے اللہ علیہ وسلم وارد و در بشارت دخول جنت داخل است
خواستگاری نکاح اول از جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم باشد یا از جانب دیگران۔

أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي
وَأَصْحَابِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَالْفِرْدَوْسِ ثابت قدم
ترین شما بر پل صراط سخت ترین شما در حب اہلبیت
و اصحاب من است۔ مراد یاران۔

فائدہ۔ ازین حدیث واضح شد کہ محبت آل و اصحاب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ندارد و بر بالای پل صراط قدمیں او
لغزش کند و منشاء آن خلل در ایمان او بترک
حب آل و اصحاب باشد۔

هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا

میری اہلبیت کی مثل ایسی ہے جیسے نوح کی کشتی جو اسپر سوار ہوا
ہلاک ہونے سے بچ رہا اور جو رہ گیا اور سوار نہ ہوا غرق ہوگیا
یعنی جو انسے محبت رکھتا ہے اور انکی بیعت اور موافقت کرتا
ہے خدا کی حمایت اور نصرت میں آجاتا ہے۔ اس کو ترمذی
اور بزار نے روایت کیا۔

سَأَلْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى
أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجَ إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي
إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ میں نے اپنے پروردگار سے جو بابرکت
و بزرگ ہے درخواست کی کہ میں اپنی امت میں کسی سے نکاح نکروں اور
نہ کوئی میری امت میں سے مجھسے نکاح کرے مگر (یہ کہ) وہ جنت میں میرے ہمراہ
ہو پس خداوند تعالےٰ نے مجھکو یہ بات عطا کی۔ اسکو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا

فائدہ یعنی جس کو جناب رسالت صلعم کے ساتھ علاقہ زوجیت
حاصل ہو وہ دخول جنت کی بشارت میں داخل ہے۔ عام ہے
کہ نکاح کی خواستگاری آنحضرت صلعم کی طرف سے ہو یا
دوسروں کی طرف سے۔

أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَ
أَصْحَابِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَالْفِرْدَوْسِ تم میں پل صراط پر
زیادہ ثابت قدم وہ شخص ہے جس کو میرے اہلبیت اور اصحاب کی محبت
زیادہ ہے۔ اس کو ابن عدی اور فردوس نے روایت کیا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ جسکو آل و اصحاب کی
محبت نہیں پل صراط پر اس کا قدم لغزش کریگا اور منشاء
اس کا یہ ہے کہ آل و اصحاب کی محبت نہونے سے اس کے
ایمان میں خلل ہوگا۔

هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا

فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا۔ رواه الترمذی۔
این دو شخص یعنے حسن و حسین دو پسران من از دختر من اند بار خدایا هر آئینه دوست میدارم ایشان را پس دوست دار ایشان را و دوست دار کسی را که دوست دارد ایشان را۔

اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهٖ مِنْ نِّعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔ رواه الترمذی۔ دوست دارید خدا را بسبب پرورش کردن و غذا دادن او تعالی شما را بنعمتهائے خود و دوست دارید مرا بسبب دوستی خدائے تعالی و دوست دارید اهل بیت مرا بسبب دوستی من۔

فائده یعنی بسبب نعمتهائے منعم حقیقی دوستی با او دارید و بسبب دوستی آن منعم حقیقی دوستی با پیغمبر او دارید و بسبب دوستی پیغمبر او دوستی با اهل بیت او دارید۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَاَمِتْنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ تَحْتَ لِوَائِهِمْ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَتْبَاعِهِمْ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا۔ رواه الترمذی۔
یہ دونوں بیٹے حسن و حسین میرے بیٹے اور نواسے ہیں الٰہی میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو دوست رکھ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهٖ مِنْ نِّعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔ رواه الترمذی۔ اللہ کو دوست رکھو اسلیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور اسکی دوستی کی وجہ سے مجھکو دوست رکھو اور میری دوستی کی وجہ سے میرے اہل بیت کو۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

فائدہ یعنی منعم حقیقی کی نعمتوں کی وجہ سے اس سے دوستی رکھو اور اسکی دوستی کی وجہ سے اسکے پیغمبر سے اور اسکے پیغمبر کی دوستی کی وجہ سے اسکے اہل بیت سے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَاَمِتْنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ تَحْتَ لِوَائِهِمْ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَتْبَاعِهِمْ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

خاتمة الطبع

الحمد للّٰه که این کتاب بل گوهر نایاب یعنے عزیز الاقتباس فی فضائل اخبار الناس مصنفه راس المحدثین تاج المفسرین جد امجدی حضرت مولانا شاه عبد العزیز صاحب محدث دهلوی قدس سره مع شرح فارسی از مولانا حسن علی صاحب محدث لکهنوی که از ارشد تلامذه حضرت مصنف بود مع ترجمه هر دو که الحال این احقر کنانیده بماه شوال المکرم سنه ۱۳۱۲ هجری نبوی حلیه طبع پوشیده بهر که دیده پسندیده طالبان آینده دریابند و چونکه حق تصنیفش بنام بنده محفوظ است احدے از اهل مطابع قصد طبع نفرمایند

احقر ظهیر الدین سید احمد ولی اللّٰهی دهلوی مالک مطبع احمدی دهلی

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب

عارف باللہ حکیم امت مصطفویہ محمدی مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے بڑے صاحبزادہ ہیں۔ ہندوستان میں وقت
سے قدر محدث ہیں سب کا سلسلہ حضرت ہی کے واسطے سے جناب شاہ ولی اللہ صاحب پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ شب جمعہ
بثلث چہارم ماہ رمضان ۱۱۵۹ھ ہجری کو [illegible] میں جس جگہ اب ان حضرات کے مزارات ہیں پیدا ہوئے نام تاریخی آپ کا
غلام حلیم ہے اسی شب شب قدر بھی تھی اور آپ ختم قرآن شریف بھی ہمیشہ اسی شب کو کیا کرتے تھے۔ اور ختم میں کھانا شکر وغیرہ
تقسیم ہوتی تھیں آپ دراز قد گندم رنگ لاغر اندام کلاں چشم صاف جسم تھے۔ گرد اگرد چہرے کے لحیہ مبارک خوشنما باعتدال تھے
اکثر چغہ اوسکے تلے انگرکھا اور پائجامہ شرعی دستار کشمشی کلاہ پنبہ دار رومال یعنی پاک کرنیکا نیلا۔ اور پاپوش سرخ اور ہاتھ میں
عصا سبز رکھتے تھے۔ اخلاق میں تخلقوا باخلاق اللہ کی مصداق تھے۔ اور مزاج میں نہایت خوش طبعی اور ہر ایک تا کا
مشتاق تھا۔ آپ نے علوم ظاہر و باطن اپنی پدر والا قدر سے پڑھا اور مولوی شاہ محمد عاشق صاحب پھلتی رح اور خواجہ امین اللہ
کشمیری رح سے جو خلفا رشید حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ کے تھے بعض کتب حدیث کی سند لی۔ اور علم فقہ
اپنے خسر مولوی نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ اور اکثر فیوض ظاہر و باطن مزار پر انوار پدر بزرگوار سے حاصل
کرتے تھے۔ تھوڑی دیر اونکی قبر مبارک پر مراقب رہتے تھے۔ خط شکست و نسخ خوب لکھتے تھے۔ علم موسیقی میں ملکہ راسخ تھا
کہ استادان فن زانوی ادب تہ کرتے تھے۔ تیر اندازی میں خلیفہ ڈھونڈے کے شاگرد تھے۔ گھوڑے کی سواری ملک شاہ
افغان جو ایک سواران محمد شاہ بادشاہ سے سیکھی تھی اور پیراکی میں بھی سب سے بڑھکر تھے۔ غرض کہ کوئی علم و فن ایسا
نتھا کہ جس میں آپکو دستگاہ کامل نہو آپ کے ذات جامع کمالات تھی اپنے والد ماجد کے انتقال کے وقت سولہ
برس آٹھ مہینہ آٹھ روز کے تھے۔ آپ کی شادی مولوی نور اللہ صاحب مذکور کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ طالبان خدا کو خدا تک
پہونچاتی تھی بعض سے قادریہ طریقت میں بیعت لیتے تھے اور امرا کو سلسلہ چشتیہ میں اور دوسروں کو
سلسلہ نقشبندیہ میں مرید کرتے تھے (باقی تفصیلی حالات ہماری تذکرہ خاندان ولی اللہی میں ملاحظہ فرمائیں

احقر سید احمد ولی اللہی عفی عنہ

مالک و مہتمم مطبع احمدی و دوکان اسلامیہ دہلی دریبہ کلان

وصیت نامہ مترجم ۱۰/

وصیت نامہ مشرح مع ترجمہ اردو - بعض بعض وصیتوں کو شاہ صاحب کے عام لوگ اپنی کم فہمی سے نہ سمجھتے تھے اور مطالب چھپے سمجھے جاتے تھے اون مقامات کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث صحیح اور آیات کلام اللہ سے دلائل پیش کرکے بالکل حل اور صاف کردیے ہیں - ایک کالم میں وصیت نامہ مع شرح فارسی اور دوسرے کالم میں اردو بامحاورہ ترجمہ چھاپا گیا ہے ہر مسلمان کے دیکھنے کے قابل ہے ۱۰/

ہوامع شرح حزب البحر فارسی - شاہ صاحب نے دعا حزب البحر کے شرح ایسی عجیب و غریب لکھی ہے کہ آج تک دیکھنے میں نہیں آئی - ہر ہر فقرے کی بڑے بسط سے شرح کی ہے اور ہر فقرے کی آخر شرح میں جن جن مطالب کے لیے وہ فقرہ مفید ہے اوس کے پڑھنے کی ترکیب بیان فرمائی ہے اور اعتصام اور اختتام پڑھنے کی ممانعت اور اوس کی وجہ بیان کی ہے اور خاتمہ میں طریقہ زکوٰۃ و دیگر فوائد لکھے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں - غرضکہ یہ کتاب عاملوں کی روح [illegible] ہے

از مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رسالہ تحقیق الرؤیا عربی مع ترجمہ اردو - اس رسالہ میں شاہ صاحب نے رؤیا کی متعلق عجیب و غریب بحث کی ہے اور خواب کی ماہیت اور تحقیق اس شرح بسط کے ساتھ کی ہے کہ آجتک دیکھنے میں نہیں آئی فی الواقع ہندوستان میں اس مضمون کا یہ پہلا رسالہ ہے اسکی خوبی ناظرین کے دیکھنے پر موقوف ہے اس کے دو کالم میں ایک میں اصل رسالہ دوسرے میں اسکا بامحاورہ اردو ترجمہ جو زر کثیر صرف کرکے تیار کرایا گیا ہے - ۴/

عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس فارسی مع ترجمہ اردو - اس میں شاہ صاحب نے وہ تمام حدیثیں جمع کی ہیں جو خلفائے اربعہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے فضائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں اور آپ کے شاگرد خاص مولانا مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنوی نے اسکا فارسی میں ترجمہ اور فوائد زائد کرکے ایک رسالہ کافی و وافی کردیا ہے حقیر نے اسکا اردو بامحاورہ ترجمہ کراکر طبع کرایا ہے اس رسالہ کے بھی دو کالم میں ایک میں اصل رسالہ اور دوسرے میں اوسکا بامحاورہ اردو ترجمہ - یہ رسالہ عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً طالب علموں اور واعظوں اور شاگردوں کے واسطے بہت مفید ہے - ۳/

کرامات عزیزی ہر سہ حصہ اردو - اس میں شاہ صاحب کے عقلی و نقلی جوابات جو عزیز الاحباب کے لوگوں کو دیئے ہیں اور ہر مرض کے متعلق عملیات و تعویذات لکھے ہیں - قابل دید کتاب ہے - ۴/

میزان العقائد محشی عربی - یہ رسالہ شاہ صاحب نے فن عقائد میں ۱۳ سطر کا نصف ورقہ میں تحریر فرمایا تھا - چونکہ اوس میں غایت درجہ کا اختصار تھا جس سے اوسکا پورے طور سے سمجھ میں آنا دشوار تھا اسلیے خود ہی اسکی شرح فرمائی اول تو متن ہی عجیب ہے پھر اوسکی شرح اور بھی نادر - غرضکہ یہ رسالہ فن عقائد میں لاجواب ہے ہر اہل علم کے کارآمد ہے وہ عجیب غریب تحریر ہے اور معقولیوں کی تردید قابل دید ہے - ۱/

از مولانا شاہ محمد اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح فارسی مع ترجمہ اردو - اس میں بدعت کے اقسام جو حدیث سے ثابت ہوئے ہیں بیان کیے ہیں ۸/

تقویت الایمان و تذکرۃ الاخوان اردو ۹

منصب امامت مع ترجمہ اردو موسوم بہ درجات امامت ۸/

از مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ

مسائل اربعین - اس کا ترجمہ اردو رفاہ المسلمین جو ہر مسلمان کے دیکھنے کے قابل ہے ۳/

مسائل اربعین فارسی ۱/

مجموعہ مسائل تسعہ فارسی از مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ - اس میں مفصلہ ذیل رسائل درج ہیں (۱) حل معما حضرت محمد گیسو دراز - (۲) شرح چہل کاف (۳) جواب سوالات اثنا عشریہ (۴) نذور بزرگان (۵) رسالہ بیعت (۶) رسالہ حملۃ العرش (۷) شرح رباعیات تصوف (۸) رسالہ اذان نماز (۹) رسالہ فوائد نماز - اس مجموعہ میں صوفیہ و علما کے مذاق کے موافق وہ وہ اسرار

وغیرہ کے بطور خلاصہ کے بیان کرائی ہین جو ہر مسلمان کے دیکہنے کے قابل ہین ہم

...کوشت کو شاکر دہرے ہین جس سے مولف کی شان علم او
علمی جو ہیشہ بہت ہی قیمت کل مجموعہ کی صرف ۳ ر
تکملہ مفید ہی و علاج دیگ - فارسی از مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب یا محمود شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اس مین مصنف با کمال نے یہ خوبی رکھی ہے کہ ہندی دواون
کے افعال و خواص اور ماہیت تحریر کی ہے جسکا پتہ نہ
اب کی خرمن مین ہے نہ تحفہ مین اور پہر اسپر یا جمیع امراض
کی ہندی دواون سے ایسے مجرب نسخے تحریر فرمائے
ہین کہ وہ کم قیمت اور بہا شا جنا ایک ادنی سی گاؤن
مین ہر وقت مل سکتی ہین اور آخر کتاب مین کچہ ترنجات
اور مرکبات متفرقہ مجربہ کا بیان کیا ہے - ہر ایک شخص کو
ایسی مفید کتاب کا گہر مین رکہنا ضرور ہے - فارسی بہت
آسان ہی کہ کم استعداد بہی فائدہ اوٹہا سکتا ہے - ۳ ر

از مولوی عبد الرب صاحب واعظ خوش بیان دہلی

فضل الہدیہ فی خیر البریہ اردو - اس مین
مولوی صاحب موصوف کے پانچ وعظ جو کہ آپ نے درود شریف
کے فضائل مین برابر پانچ جمعہ تک فرمائے تہے اور سامعین
کا شوق کسی طرح پورا نہین ہوتا تہا تو اون کے صاحبزادہ
مولوی ادریس مرحوم نے اون شائقون اور حضور صا تمام
مسلمانون کے فائدہ اوٹہانے کیواسطے چہپوا دیے - وفی
یہ کتاب تمام مسلمانون اور واعظون کے دیکہنے کے قابل ہے ۳ ر
بہار آسیہ اردو - اس کتاب مین مولوی صاحب
موصوف نے کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلعم اور
اخبار صحابہ اور روایات معتبرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ
مردہ کو ثواب عبادات بدنی و مالی کا پہونچتا ہے - اور
بیان موت کا اور خاتمہ بالخیر ہونے کی علامت - اور
انسان وقت موت کے کیا پڑہے اور اسکے پاس
بیٹہنے والے کیا پڑہین اور حال ملک الموت اور اون کے
ساتہ کے فرشتون کا اور مومن اور کافر کی روح قبض
ہونے کا بیان - اور صلحا کے ہمسایہ مین مردہ کو دفن
کرنا موجب بخشش کا ہے اور بیان تلقین میت - اور
قبر کے بہنچنے کا بیان اور اون لوگون کا بیان جن سے
قبر مین سوال نہین ہوتا اور قبر کی روشنی کیا کیا
سامان ہین - اور عذاب قبر کفار اور مسلمانون سے کبہی
موقوف ہوتا ہے یا نہین اور مقام ارواح اور فیض

از علاج انبیا اور اولیا سے ہوتا ہے یا نہین اور کون سا وقت
موت کا افضل ہے - اس شرح و بسط سے بیان فرمائے
ہین جو ہر ایک مسلمان کے دیکہنے کے قابل ہین قیمت ۲ ر
چہل حدیث المعروف گلزار آسیہ اردو - اس مین
مسائل اختلافیہ جیسے مسئلہ رفع یدین و مسئلہ
آمین بالجہر و مسئلہ فاتحہ خلف الامام وغیرہ کے متعلق
صحاح ستہ کی چالیس حدیثین پیش کرکے غیر مقلدون
کی تردید نہایت شد و مد سے بڑی خوبی کے ساتہ کی ہے
اور یہ ثابت کر دکہایا ہے کہ بدون تقلید ائمہ اربعہ کے
چارہ نہین - ۳ ر
روضۂ قرآن اردو - اس مین قرآن شریف کے
فضائل اور بڑے بڑے مفید فوائد لکہے ہین اس کا تمام
مسلمانون کو اپنے بچون کو پڑہانا بہت ضروری ہے ۱ ر
طب آسیہ اردو - اسمین افعال و خواص
میوجات و گوشت و ترکاری وغیرہ کا از آیہ
روز مرہ لکہے ہین - ۲ ر
گلزار آسیہ اردو - اس مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا حال ولادت و رضاعت و وفات
شریف کا روایات صحیحہ سے کیا گیا ہے -
علاج النبی اردو - اس مین احادیث صحیحہ سے
جو دعائین اور وظیفے ثابت ہین وہ لکہے گئے ہین ۲ ر
فیصلہ رحمانیہ بر اظہار شیطانیہ اس کتاب مین
آغاز فرقہ وہابیہ مع عقائد و فضیلت فقہ و فقہا اور مناقب
ابو حنیفہ رحمہ مع جواب اعتراضات حاسدین یا و تہنیت
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مع سنہ تولد و وفات کیفیت تحصیل علم
و تعداد شیوخ و بیان زہد و ورع و ثقاہت و اثبات و
و اسما کتب مصنفہ امام صاحب و جواب طعن فرقہ حنفیہ مرضیہ کو فقیہ
و مقبولیت مذہب حنفیہ جواب اعتراض ترک قرأت
فاتحہ خلف الامام و مسائل متعلقہ نماز و تقلید شخصی وغیرہ کا
آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال محدثین سے
ثبوت دیا گیا ہے -
قدرہ رد رفض کتاب خاص برائے فائدہ اور آگاہی و حقی
معتقدات اہل سنت والجماعت کے مرتب کی گئی ہے کیونکہ اکثر
حضرات اہل سنت والجماعت بوجہ ناواقفیت و کم علمی و ترک
صحبت علما دینی و مسائل مذہبی اور تحقیق ... ماہیت کیا
نہ رکہنے کے گمراہ حضرات امامیہ باہم خلط ملط ہو رہے ہین لہذا اس کتاب